رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر
و اولئک ھم المفلحون

بابت ماہ جولائی ۱۹۱۲ء

رسالہ

جلد ۷ نمبر ۷

تشحیذ الاذہان

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

عام سے دو روپے (عہ) طلباء سے ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
غیر ممالک سے (دو روپے آٹھ آنہ) لیجاتی ہے

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۰ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے باہتمام مینیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپا اور مینیجر رسالہ قادیان سے شائع ہوا

فہرست انصار تشحیذ

نام	قیمت	نام	قیمت	نام	قیمت	نام	قیمت
جناب فتح محمد صاحب انسپکٹر بسوہلی	[illegible]	جناب منشی محمد اکبر خان صاحب ڈیرہ غازیخان	[illegible]	جناب عبد الاحسان الحق صاحب موگھیر	[illegible]	جناب منشی سربلند خان صاحب ملتان	[illegible]
بابو عبد الرحمن صاحب شملہ	[illegible]	غلام غوث صاحب بابو حسن دین صاحب حیدرآباد دکن	[illegible]	سید علی اکبر شاہ صاحب چک ۱۱۲	[illegible]	مستری محمد حسین صاحب سیالکوٹی	[illegible]
محمد دین صاحب سارجنٹ کوئٹہ	[illegible]	ڈاکٹر مفضل کریم صاحب بنوں	[illegible]	جناب عبد القادر صاحب مدرس	[illegible]	حافظ محمد اسحٰق صاحب بمقام سول	[illegible]
محمد ابراہیم صاحب چوہدری مسنٹڈ پیل پٹیالہ	[illegible]	حسن محمد خان صاحب بسیوواڑی	[illegible]	منشی غلام نبی صاحب محرر نہاد الغلہ	[illegible]	بابو غلام محمد صاحب لاہور	[illegible]
منشی خدا بخش صاحب سگنیلر	[illegible]	جناب سید محمد صاحب سرائے نخود	[illegible]	مرزا ولی محمد صاحب بھنڈ جلال نگر	[illegible]	جناب جلال الدین صاحب گوجرانوالہ	[illegible]
ننکانہ محمد صاحب مدرس	[illegible]	قاضی الدین محمد یوسف پوسٹماسٹر	[illegible]	ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن ایبٹ آباد	[illegible]	شیخ مشتاق حسین صاحب پشاور	[illegible]
معراج الدین صاحب سب انسپکٹر	[illegible]	جناب فضل الٰہی صاحب داؤد خیل	[illegible]	خیر الدین صاحب مالیر کوٹلہ	[illegible]	میاں تاج الدین صاحب اددوالی	[illegible]
میاں عبد العلی صاحب عظیم جبید	[illegible]	منشی امام الدین صاحب حرت کیلیانوالہ	[illegible]	بابو عبد الحمید صاحب لاہور	[illegible]	عبد الواحد صاحب خانساماں	[illegible]
میاں محمد امیر صاحب ڈیرگٹہ	[illegible]	مستری محمد حسین صاحب منٹگمری	[illegible]	مولوی احمد حسین صاحب اول مدرس گکھڑ	[illegible]	بابو عطا محمد صاحب راولپنڈی	[illegible]

چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار	۱	میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر	۳	ڈاکٹر ممتاز علی صاحب جہلم	۱+۱	مرزا مہتاب بیگ صاحب سیالکوٹ	
مولوی جلال الدین صاحب چک ۱۲۳	۱	مولوی غلام حسن صاحب اسٹیشن ماسٹر	۱	شیخ غلام حیدر صاحب انسپکٹر	۱	امام علیخان صاحب	۱

بس یہ وہ احباب ہیں جنہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی اپیل پر توجہ فرمائی ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔ پچھلی دو سطروں میں ان احباب کے نام مع تعداد درج ہیں جنہوں نے خریدار دیئے ہیں۔ گویا گیارہ سو دوستوں میں سے صرف آٹھ نے ان خطوط پر توجہ فرمائی ہے۔ جو بڑے افسوس کا مقام ہے۔ امید ہے سب بھائی اپنے اپنے فرض کی طرف متوجہ ہونگے۔

شرح اجرت اشتہارات

	سال	چھ ماہ	تین ماہ
فی صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تہائی صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ضمیمہ جو رسالہ کی تقطیع پر مطابق قواعد ڈاکخانہ وغیرہ دو ورق تک اسکی تقسیم کروائی ۲۰ فیصدی ہوگی اور از بٹالہ تا قادیان عدد علیحدہ اور اس سے زیادہ کے لئے ... فیصدی پر دو ورقی ... اور بالمقطع ... تعداد اشاعت جب تک رسالہ ایک پیسہ کے ٹکٹ میں آسکے

نوٹ۔ اشتہار کا مضمون پہلے دیکھ کر منظوری دینا مینیجر کا اختیار ہوگا جب چاہے کوئی اشتہار بند کر کے بقیہ قیمت واپس کر دے

رسیدات زر - یکم مارچ سنہ ۱۹۱۲ء

۶۲۲ جناب میاں قدرت اللہ صاحب ع/ ار
۶۲۶ " ڈاکٹر کرم الٰہی " ع/ ار
۶۲۸ " منشی کرم علی خاں " ع/ ار
۶۶۱ " شیخ محمد حسین انسپکٹر ع/ ار
۶۹۵ " محمد ظہور الدین " ع/ ار
۲۵ " منشی غلام حیدر " ع/ ار
۸۱۹ " شیخ عبدالحمید " ع/ ار
۸۵۹ " حافظ فضل احمد " ع/ ار
۸۹۲ " شاہزادہ سلطان ابراہیم خان " ع/ ار
۳۳۰ " شیخ رحمت اللہ " ۵/
۲۴۹ " میاں عبدالرحمن " عہ/
۱۱۹۹ " عبدالصمد " عہ/
۲۳۱ " نذیر محمد " ع/ ار
۱۴۳ " حکیم محمد قاسم " ہے
۲۰۰ " مسٹر محمد ابراہیم " عہ/ ار

۲ مارچ سنہ ۱۲ء

۶۹ جناب ماسٹر محمد الدین صاحب (بابت چندہ ممبری) ۴/

۴ مارچ سنہ ۱۲ء

۲۲۲ جناب سید ناصر شاہ صاحب ع/ ار
۹۳۷ " شمس الدین سوداگر ع/ ار

۹۲۵ جناب حکیم خادم علی صاحب ع/ ار
۹۲۲ " عبدالعزیز " ع/ ار
۹۰۷ " منشی حسن علی " ع/ ار
۸۹۳ " نصر الدین " ع/ ار
۸۶۳ " چوہدری غلام حسین " ع/ ار
۹۷۰ " محمد عمر الدین " ع/ ار
۱۲۱۰ " میاں فضل دین " ع/ ار
۱۲۵۷ " عبداللہ خان " ع/ ار
۳۱۴ " خواجہ کمال الدین " ع/ ار
۶۱۸ " منشی امیر الدین " ع/ ار
۵۱۶ " بابو برکت علی " ع/ ار
۱۱۲۲ " غلام محمد صوبیدار " ع/ ار
۳۴۶ " بابو روشن دین " ع/ ار
۱۱۲۲ " بابو عبدالرحمن " ع/ ار
۸۲۶ " حافظ عبدالمجید " ع/ ار
۸۵۷ " چوہدری میراں بخش " ع/ ار
۴۱۳ " یعقوب خان " ع/ ار
۹۶۰ " عبداللہ " ع/ ار
۳۰۷ " سکرٹری انجمن احمدیہ مدان " ع/ ار
۲۱۹ " مولوی غلام حسین " ع/ ار
۹۹۷ " غلام مصطفیٰ انسپکٹر " ع/ ار

۳۵۳ جناب خدا بخش صاحب ع/ ار
۳۸۴ " منشی تاج الدین " ع/ ار
۴۲۷ " چوہدری محمد خان " ع/ ار
۴۸۵ " میاں عزیز بخش " ع/ ار
۴۰۷ " مصری خان " ع/ ار
۵۵۳ " خداداد خان " ع/ ار
۵۶۲ " شیخ مشتاق حسین " ع/ ار
۶۲۴ " میاں بن محمد " ع/ ار
۵۹۶ " کریم بخش " ع/ ار
۶۱۷ " ڈاکٹر محمد حسین " ع/ ار
۶۹۷ " منشی محمد علی " ع/ ار
۱۳۶۰ " منشی عبدالعزیز " ع/ ار
۱۱۵۷ " منشی محمد الدین " ع/ ار
۱۴۳۰ " شیخ عبدالحق " ع/ ار
۱۲۳۱ " منشی فضل الٰہی " ع/ ار
۶۵۳ " میاں محمد بخش " ع/ ار
۱۶۳ " شیخ غلام نبی " ع/ ار
۱۴۴ " محمد سلیمان " ع/ ار
۱۸۳ " منشی عبدالرحمن " ع/ ار
۱۹۱ " شیخ نور احمد " ع/ ار
۱۰۰۶ " ڈاکٹر محبوب عالم " ع/ ار

۵ پرچہ سنہ ۱۲

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۸۹	جناب بابو غلام محمد صاحب	عا/	۱۳۸۰	جناب جان محمد صاحب	۸/	۹۲۵	جناب مولوی نور محمد صاحب	عا/
۲۱۵	" ماسٹر غلام محمد "	عا/	۹۳	" شیخ محمد حسین "	عہ/	۹۱۹	" بابو غلام محی الدین "	عا/
۹۵۳	" قاضی عبد المجید شاطر "	عا/	۱۱۸	" بابو نیاز محمد "	ے/	۹۱۵	" چوہدری ولیداد خان "	عا/
۹۳	" ڈاکٹر بشارت احمد "	عا/	۱۱۰	" چوہدری مہر خان " چندہ ممبری ۳ قیمت ۱/	ے/	۹۱۲	" مرزا رسول بیگ "	عا/
۲۳	" ڈاکٹر سید عبد الستار "	عا/	۱۵۷	" میاں رحمت اللہ "	ے/	۹۰۳	" میاں سلیمان "	عا/
۱۰۵	" مستری محمد حسین "	عا/	۱۱۲۹	" چوہدری غلام احمد "	عا/	۹۰۳	" منشی احمد علی "	عا/
۱۳۹	" سردار جمیل اللہ "	عا/	۱۱۸۲	" میر اعجاز حسین "	عا/	۹۴۶	" نصیر الدین خان "	عا/
۱۱۸	" منشی الٰہی بخش "	عا/	۲۲۵	" بابو عبد الغنی "	عا/	۴۴۱	" بابو محمد اسماعیل "	عا/
۹۶۷	" شیخ فضل کریم "	عا/	۱۱۹۰	" منشی غلام محمد "	عا/	۷۶۶	" میاں تاج الدین "	عا/
۸۸۰	" نظام الدین "	عا/	۱۲۱۷	" مفتی نور احمد "	عا/	۹۵۵	" شیخ فتح دین "	عا/
۹۵۲	" مولوی عبد القادر "	عا/	۱۲۳۸	" ایوب احمد "	عا/	۶۱۹	" سید انعام رسول "	عا/
۶۷	" عبد الغنی خان "	ے/	۱۲۵۲	" سیف الدین "	عا/	۶۳۲	" بابو محمد رشید خان "	عا/
۲۷	" بدر الدین خلف قطب الدین "	ے/	۱۲۸۰	" محمد جان "	عا/	۵۶۳	" منشی اکبر علی "	عا/
۱۱۶	" بابو دین محمد "	عہ/	۱۲۹۸	" چوہدری چھجو خان "	عا/	۴۴۷	" امیر اللہ خان "	عا/
۳۹۱	" سید صادق حسین "	ے/	۱۳۱۰	" سندھی شاہ "	عا/	۳۰۳	" محمد خان "	عا/
۱۱۳۷	" حاجی امیر الدین محمد اسمٰعیل "	عہ/	۱۳۱۶	" فضل کریم "	عا/	۲۷۶	" قاضی عطاء الٰہی "	عا/
۲۶	" مولوی محمد فضل خان "	عہ/	۱۳۵	" سیٹھ اسماعیل آدم "	عا/	۲۲۸	" مرزا سلطان احمد "	عا/
۲۹۸	" بابو فضل الرحمٰن "	عہ/	۶۳۶	" بابو فخر الدین "	عا/	۱۲۲۹	" مفتی محمد اظہار حسین "	عا/
۱۱۱۳	" بابو فضل کریم "	ے/	۶۳۶	" محمد حسین خان "	عا/	۱۰۲۷	" مخدوم محمد صدیق "	عا/
	چندہ سنہ ۱۹ء امتیازی قیمت عہ/ محصول ۲/		۹۳	" مولوی نور حسین "	عا/	۹۶۲	" منشی فضل الٰہی "	عا/
۸۱۲	" حافظ سخاوت علی وحیدہ علی "	عا/	۹۵۲	" منشی شمس الدین "	عا/	۲۳۲	" نور الدین "	عا/

نمبر ۱۲ جناب محمد یوسف صاحب دیجبر پمبر ن — عا/ار
نمبر ۴۷۵ ,, میاں محمد ابراہیم جی بجی محسنی صاحب — عا/ار
نمبر ۲۶۲ ,, چوہدری اللہ رکھا صاحب — عا/ار
نمبر ۷۹۹ ,, ابراہیم ,, — عا/ار
نمبر ۲۹۳ ,, حکیم اخوند محمد رمضان ,, — عہ/ار
نمبر ۵۷۹ ,, میاں عبدالعزیز ,, — عہ/ار
نمبر ۹۷۲ ,, شیخ فتح محمد ,, — عہ/ار
نمبر ۱۰۵۵ ,, میاں عبدالعزیز ,, — عہ/ار
نمبر ۲۶۸ ,, سیٹھی محمد شفیع ,, — عمہ
نمبر ۱۲۶۹ ,, عبدالقادر ,, — عمہ
نمبر ۱۲۵۲ ,, شیخ عبدالکریم عرف چڑہ ,, — عمہ
نمبر ۶۸ ,, بابو احمد الدین ,, — عا/ار
نمبر ۶۲۲ ,, میاں احمد الدین ,, — عہ/ار
نمبر ۱۱۱۳ ,, سید اسد اللہ شاہ ,, — ہے/ار
چندہ ممبری ۱۹۱۳ء
نمبر ۱۰۳۶ ,, اللہ بخش صاحب — ہے/ار
نمبر ۳۷۳ ,, عمرالدین ٹھیکیدار ,, — عا/ار
نمبر ۱۵۷ ,, میاں لطف الرحمن ,, — عا/ار
نمبر ۱۲۶۲ ,, نصیرالدین اوورسیر ,, — عا/ار
نمبر ۱۲۹۵ ,, اکبر علی ٹھیکیدار ,, — عا/ار
نمبر ۷۴۹ ,, گلبرگی محمد غوث ,, — عا/ار
نمبر ۹۳ ,, بابو عبدالمجید ,, — عا/ار

نمبر ۹۰ جناب پیر حامد شاہ صاحب — عا/ار
نمبر ۹۳۰ ,, میاں عبدالغنی ,, — عا/ار
نمبر ۱۲۰ ,, میاں اللہ دتہ ,, — عا/ار
نمبر ۵۳۴ ,, مولوی ابوالحمید ,, — عا/ار
نمبر ۳۷۱ ,, غلام حیدر انسپکٹر ,, — عا/ار
۷ - مارچ ۱۳ء
نمبر ۵۱۸ جناب شیخ مولا بخش صاحب — عا/ار
نمبر ۲۱۱ ,, میاں چراغ الدین ,, — عا/ار
نمبر ۳۸۷ ,, میاں عبدالعزیز ,, — عا/ار
نمبر ۵۲۵ ,, سید محمد رضوی ,, — عا/ار
نمبر ۵۰۳ ,, چوہدری غلام محمد ,, — عا/ار
نمبر ۵۶۶ ,, سید دلاور شاہ ,, — عا/ار
نمبر ۶۳۸ ,, بابو اشتاق حسین ,, — عا/ار
نمبر ۶۷۵ ,, غلام محمد ,, — عا/ار
نمبر ۶۳۸ ,, بابو محمد فضل ,, — عا/ار
نمبر ۹۳۳ ,, منشی عبدالولی ,, — عا/ار
نمبر ۹۰۶ ,, چوہدری بڈھے خان ,, — عا/ار
نمبر ۹۷۳ ,, بابو منظر حسین ,, — عا/ار
نمبر ۱۳۵۶ ,, منشی الٰہی بخش ,, — عہ/ار
نمبر ۵۹۳ ,, ماسٹر عبدالعزیز ,, — لعہ/ار
خواجہ علی صاحب مہتمم لنگر خانہ — ۲/ار

۴ - مارچ ۱۳ء
نمبر ۲۷۵ جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب — ہے/ار
نمبر ۹۰۵ ,, بابو جمال الدین ,, — عا/ار
نمبر ۱۳۸ ,, ڈاکٹر رحیم بخش ,, — عا/ار
نمبر ۹۵۰ ,, منشی امیرالدین ,, — عا/ار
نمبر ۹۰۶ ,, مستری عبدالرحمن ,, — عا/ار
نمبر ۹۱ ملک حسن محمد خان ,, — عا/ار
نمبر ۶۰ ,, مرزا ولی محمد بیگ ,, — عا/ار
نمبر ۱۱۹۱ ,, مولوی محمد ابراہیم ,, — عا/ار
نمبر ۱۱۶۷ ,, مرزا عباس علی ,, — عا/ار
نمبر ۱۰۲۱ ,, سید حیات علی ,, — عہ/ار
نمبر ۱۱۶۳ ,, منشی غلام نبی ,, — عا/ار
نمبر ۱۰۲۴ ,, احسان الحق ,, — عا/ار
نمبر ۹۶۹ ,, منشی عبدالحفیظ ,, — عا/ار
نمبر ۹۸۳ ,, مولوی محمد یعقوب ,, — عہ/ار
نمبر ۳۵۷ ,, منشی عبدالخالق ,, — عا/ار
نمبر ۳۹۴ ,, پیر اللہ دتہ ,, — عا/ار
نمبر ۱۱۶۱ ,, شیر محمد خان ,, — عا/ار
نمبر ۴۰۸ ,, مفتی گلزار محمد ,, — عا/ار
نمبر ۶۲۹ ,, بابو عطار محمد ,, — عا/ار
نمبر ۹۸۵ ,, میاں رحمت اللہ ,, — عا/ار
نمبر ۶۹۹ ,, میاں احمد حسین ,, — عا/ار

نمبر	نام	رقم
۱۲۳	جناب شاہ سرن صاحب	عا ار
۱۴۷۷	،، محمد رمضان ،،	عا ار
۸۶۶	،، چوہدری فضل الٰہی ،،	عا ار
۲۵۲	،، منشی غلام رسول ،،	عا ار
۱۰۲۹	،، مولوی غلام رسول ،،	عا ار
	۹ - مارچ سنہ ۱۲ء	
۵۰۷	جناب سید امیر علی صاحب	ص
۲۵۸	،، منشی امام الدین ،،	پیو
۱۱۲۳	،، چوہدری غلام قادر ،،	ہے ار
۱۴۹۰	،، مولوی محمد اسماعیل ،،	عا ار
۱۲۴۸	،، مولوی محمد حبیب اللہ ،،	عا ار
۴۳۶	،، نواب الدین ،،	عا ار
۹۹۹	،، چوہدری کریم بخش ،،	عا ار
۱۱۷۱	،، چوہدری نواب علی ،،	عا ار
۱۳۳۵	،، قاضی عطا محمد ،،	عا ار
۱۴۰۰	،، مولوی عزیز بخش ،،	عا ار
۱۳۶۴	،، عبد الرحمٰن ،،	عا ار
۱۳۲۱	،، حیات محمد ،،	عا ا
[illegible]	،، عطا محمد ،،	عا ا
۹۳۹	،، منشی محمد اروڑ ،،	عا ار
۹۹۳	،، ملک عادل شاہ ،،	عا ار

نمبر	نام	رقم
۱۱۵۱	جناب محمد عبد الہادی صاحب	عا ار
۱۲۳۲	،، میاں کرم الٰہی ،،	عا ار
۹۳۹	،، سید محمد اسماعیل ،،	عا ار
۳۰۲	،، فضلدین ولد سجاول ،،	عا ار
۴۲۶	،، محمود خان صاحب	عا ار
۳۱۶	،، منشی محمد نواب خان ،،	عا ار
۵۲۹	،، چوہدری حاکم علی ،،	عا ار
۱۳۹۵	،، میاں الٰہی بخش ،،	چہ ۹
۵۳۸	،، منشی نظام الدین ،،	عہ ار
۴۱۷	،، علی احمد ،،	۹
۲۱۵	،، چوہدری غلام احمد ،،	عا ار
	۱۱ - مارچ سنہ ۱۲ء	
	چندہ ممبری شیخ یعقوب علی صاحب	عہ
۲۷	چوہدری عبد اللہ خان ،،	ص
۱۱۳۶	،، بابو محمد شفیع ،،	ہے ا
۹۹۳	جناب چوہدری عطاء اللہ ،،	عا ار
۹۴	،، میاں عبد الغنی ،،	عا ا
۳۳۱	،، کریم بخش ،،	عا ار
۴۹۱	ملک غلام احمد ،،	عا ار
۴۴۱	،، میاں نظام الدین ،،	عا ا
۱۱۹	شیخ محمد یوسف ،،	عا ار

نمبر	نام	رقم
۱۱۴۳	جناب ولی محمد صاحب	عا ار
۱۰۶۸	،، بابو محب الرحمٰن اکونٹنٹ ،،	عا ار
۲۴۸	،، چوہدری حیات محمد ،،	عا ار
۸۵۲	،، میاں عبد الحکیم ،،	عا ار
۹۲۶	،، میاں محمد اکبر ،،	عا ار
۷۱۲	،، ماسٹر محمد اشرف ،،	عا ار
۳۲۱	،، مرزا عنایت اللہ خان ،،	عا ار
۱۲۳۷	،، پروفیسر محمد عطاء الرحمٰن ایم اے ،،	عا ار
۱۳۲	،، خانصاحب ذوالفقار علی خان ،،	عا ار
۶۲۵	،، شیخ عبد الرحیم و شیخ عبد العزیز ،،	عا ار
	۱۲ مارچ سنہ ۱۲ء	
۱۳۶۲	،، نور الٰہی صاحب	عا ار
۵۷۵	،، سید محمد ،،	عا ر
۱۶۹	،، حکیم محمد انوار حسین خان ،،	عہ ر
۹۴۰	،، مولوی میر محمد سعید ،،	عا ار
۱۴۶۰	،، مولوی محمد علی ،،	عا ار
۱۰۵۶	،، حافظ فتح محمد ،،	عا ار
۱۲۲۴	،، منشی محمد الدین ،،	عا ار
۳۲۵	،، چوہدری محمد سرفراز خان	عا ار
۳۳۲	،، خانصاحب عبد الکریم خان ،،	عا ار
۲۶۱	،، میاں محمد الدین ،،	عا ار
۶۰۴	،، سلطان محمد ،،	عا ار

۱۳۴۷ جناب میاں سلطان عالم صاحب ار عا
۹۳۹ " شیخ شبرانی " ار عا
۱۳ مارچ ۱۲ سنہ
۲۸۶ " مرزا یعقوب بیگ صاحب ار عا
۱۲۳۵ " خان محمد گرداور " ار عا
۱۹۵ " حافظ نور احمد " ار عا
۹۲ " بابو منظور الٰہی " ار عا
۱۴۹۱ " منشی عطا محمد " ار عا
۱۳۹۸ " میاں احمد حسن " ار عا
۲۴۰ " منشی عبد الحق " ار عا
۲۳۳ " مولوی غلام امام ار عا
ڈاکٹر ایس کے برمن
۱۴ مارچ ۱۲ سنہ
۱۲۱ " بابو نذیر الدین ار عا
۱۱۰۶ " شیخ خدا بخش " ار عا
۱۰۳۶ " غلام محی الدین " ار عا
۹ " برکت علی " ار عا
۱۱۱۹ " میاں عیسیٰ خان " ار عا
۳۰۲ " منشی محمد اکبر " ار عا
۱۲۹۲ " منشی عبد الغفور " ار عا
۱۰۵۳ قاضی محمود عالم " ار عا
۹۲۵ " منشی شاہ محمد " ار عا

۳۹۵ جناب منشی عبد العظیم صاحب ار عا
۳۸۳ " کریم بخش " ار عا
۸۰۳ " میاں غلام احمد " ار عا
۸۳۴ " منشی عبد اللہ " ار عا
۱۲۹۳ " الیاس الدین " عہ
۱۵ مارچ ۱۲ سنہ
۶۵۶ " چوہدری غلام حسین " ار عا
۵۲۶ " مولوی برکت علی " ار عا
۲۶۴ " ملک عبد اللہ ولد نور الدین " ار عا
۳۶۲ " منشی غلام احمد صاحب ار عا
۹۸۷ " منشی فضل الٰہی " ار عا
۹۰۴ " مولوی اختر علی " عسہ
۱۲۸۸ " علی اکبر شاہ " ار عا
۳۰۹ " محمد حسین " ار عا
۱۸۸ " منشی غلام محمد " ار عا
۱۰۰۰ " مولوی محمد یحییٰ ولد محمد یعقوب " ار عا
۱۲۶۶ " چوہدری فتح محمد " ار عا
۳۱۰ " منشی ہاشم علی " ار عا
۱۳۳۳ " شیخ محمد عبد اللہ " عہ
۱۶ مارچ ۱۲ سنہ
۴۱۹ " چوہدری حکم دین " ار عا
۱۲۶۸ " محمد سیف الدین " ار عا
۹۹ " مہر الدین " ار عا

۳۸۹ جناب امام خان صاحب ار عا
۴۸۱ " شیخ طاہر الدین " ار عا
۸۸۵ " سید غلام صمد " ار عا
۱۸ مارچ ۱۳ سنہ
۱۸۳ " محمد امیر " ار عا
۷۰۰ " چوہدری مرزا خان " ار عا
۹۰ " چوہدری محمد حیات " ار عا
۱۰۳۸ " سید عابد علی شاہ " ار عا
۱۰۳۵ " میاں عبد العزیز " ار عا
۱۴۰۶ " اللہ دتہ عرف کالا خان " ار عا
۷۵۳ " سید عظیم الدین " ار عا
۳۱۳ " ملک عباس خان " ار عا
۹۶۷ " شیر بہادر خان " ار عا
۹۶۳ " بابو محمد افضل " ار عا
۵۸۰ " ڈاکٹر حسن علی " ار عا
۱۹ مارچ ۱۳ سنہ
۸۸۷ بابو برکت علی " ار عا
۱۳۸۹ " چوہدری صالح محمد " ار عا
۱۲۱۴ " محمد رفیق " ار عا
۲۴۸ " عبد الغنی " ار عا
۲۲۰ " عبد الرزاق " ار عا
۲۲ سنہ
صوفی غلام حسن صاحب رسالہ ۲

۱۴۳۱ جناب منشی محمد الدین صاحب عا/ ار
۱۲۲۱ " منشی بوٹیخاں پٹوری " عا/ ار
۵۵۷ " بابو نور محمد " عہ
۹۱۴ " عبدالقادر " عا/ ار

۲۳ " مارچ سنہ ۱۹۱۲ء

۱۰۳۳ جناب منشی عبداللہ خاں صاحب عا/ ار
۱۰۰۹ " شیخ فتح محمد " ۲۵ مارچ ۱۲ عا/ ار
۲۵۰ " حافظ احمد الدین " عا/ ار

۲۷ " مارچ سنہ ۱۲ء

۱۰۲۲ " میاں بشیر الدین " عا/ ار
۱۳۳۷ " بابو غلام محمد " عا/ ار

۲۸ " مارچ سنہ ۱۲ء

۵۲۸ " بابو فقیر علی " ۱۰/ ہرجانہ وی پی

۳۰ " مارچ سنہ ۱۲ء

۶۹۰ " منشی محمد ابراہیم " عا/ ار
۱۱۸۴ " خواجہ بشیر الدین " عا/ ار
۱۷۹۸ " محمد بخش اسٹریلیا " عا/ ار

۲ " اپریل سنہ ۱۲ء

۱۴۹۵ جناب پیرزادہ حامد علی صاحب عا/ ار
۱۲۶ " محمد صادق " عا/ ار
۱۴۹۲ " سراج الدین " عا/ ار
۱۵۰۰ " بابو چراغ دین " عا/ ار

۴ " اپریل سنہ ۱۲ء

۱۱۷۱ جناب مرزا خدا بخش صاحب للعہ
قیمت سنہ ۱۱ عا/ قیمت سنہ ۱۲ عا/
۱۳۴۷ " مستری نور الدین " عا/ ار
۵ " اپریل سنہ ۱۲ء
۹۱۱ " منشی فرزند علی " صہ/
۶۹۹ " منشی محمد حسین خان " عا/ ار
۱۵۰۳ " کرم رسول " عا/ ار
۶۱۷ " چوہدری غلام حیدر " عا/ ار
۱۴۹۷ " میاں اللہ جوایا " عا/ ار
۱۴۹۴ " منشی محمد اسماعیل " ۴ہ

۶ - اپریل سنہ ۱۲ء

۱۴۶۲ " میاں غلام حسین " للعہ
قیمت سنہ ۱۰ عا/ سنہ ۱۱ عا/ سنہ ۱۲ عا/
چندہ ممبری سنہ ۱۰ عہ/ سنہ ۱۱ عہ/ سنہ ۱۲ عہ
۵۶۱ " مولوی محمد علی صاحب عا/ ار
۲۵۰۴ " منشی رحیم الدین " عا/ ار
۱۰۴۲ " بابو اقبال علی " عا/ ار
۱۲۹۳ " سید شمیر شاہ " عا/ ار
۸ " اپریل سنہ ۱۲ء
۱۵۰۴ " عبداللہ " عا/ ار
۱۳۳۹ " غازی الدین حمید " عا/ ار
۱۳۳۸ " محمد شریف " عا/ ار

۱۰ " اپریل سنہ ۱۲ء

۱۰۴۶ " ماسٹر محمد الدین " ۴ہ

۱۳۹۳ جناب قائم الدین صاحب عا/ ار
۱۲ " اپریل سنہ ۱۲ء
۱۱۳۹ " سید گلزار حسین " ۸/
۱۳ " اپریل سنہ ۱۲ء
۱۳۹۸ " منشی عنایت اللہ " عہ/ ار
۱۵۰۱ " شیخ محمد " عا/ ار
۶۹۶ " مولوی محمد تقی " عا/ ار
۱۵۰۵ " محمد رئیس الدین " عا/ ار

۱۵ " اپریل سنہ ۱۲ء

۲۰۳ " منشی قدرت اللہ " عا/ ار

۱۷ " اپریل سنہ ۱۲ء

۱۵۰۷ " عظیم بخش " عا/ ار

۱۹ " اپریل سنہ ۱۲ء

۱۲۳ " منشی گلاب الدین " ۸/

۲۰ - اپریل سنہ ۱۲ء

عبداللہ صاحب خانساماں ۱/
ہرجہ وی پی بلا

۲۴ - اپریل سنہ ۱۲ء

۳۳۷ / ۱۵۰۹ ڈاکٹر محمد علیخان صاحب افریقہ عا/
ہانگ کانگ
۱۳۹۱ جناب اللہ دین صاحب للعہ
قیمت سنہ ۱۱ عا/ قیمت سنہ ۱۲ عہ

۲۶ - اپریل سنہ ۱۲ء

۱۵۰۶ " حافظ محمد عبدالحمید " عا/ ار
۱۵۰۴ " بھائی غلام نبی " عا/ ار

۴۰۸/ جناب فتح علیشاہ صاحب ۸/
۱۰۰۷/ " ڈاکٹر امیر خان " ۶/
۹۲۲/ " غلام آحم " ۶/
۸ مئی سنہ ۱۲ء
۱۱۱۶/ " بابو دین محمد " چندہ ۱۲ سنہ ۱۲ ۸/
۱۵۱۲/ " چوہدری نعمت اللہ " ۶/
۱۱۵۰/ " بابو یار محمد " ۶/
۱۲۵۹/ " مرزا مہتاب بیگ " ۶/
۹۲۰/ " سلطان محمد " سنہ ۱۱ و سنہ ۱۲ ۱۰/
۱۴۷۱/ " حکیم عنایت اللہ " ۶/
۱۳۰۳/ " حکیم اللہ دتہ " ۸/
۹۲۵/ " منشی سربلند خان " ۶/
۴ مئی سنہ ۱۲ء
۱۰۶۹/ " ماسٹر محمد الدین " ۸/
۷ مئی سنہ ۱۲
۱۳۰۳/ " ڈاکٹر الٰہی بخش " ۶/
۱۳۰۴/ " میر بشارت علی " ۸/
۴۹۸/ " بابو فضل الرحمٰن " ۸/
۱۵۱۳/ " محمد آسین " ۶/
۱۵۱۸/ " نبی بخش " ۶/
۳۳۹/ " منشی احمد الدین " ۹/۱۲ ۶/

۴۹۶/ جناب رحمت اللہ خانصاحب ۸/
۱۰ مئی سنہ ۱۲ء
۹۴۲/ " چوہدری حسین بخش سنہ ۱۱ " ۶/
۱۱ مئی سنہ ۱۲
۹۶/ " عبد الصمد " ۸/
۱۳۳۶/ " مولوی فتح محمد " ۶/
۱۳ مئی سنہ ۱۲
۱۳۶۳/ " محمد زمان " ۶/
۱۵۱۰/ " بابو محمد اسحٰق " ۶/
۱۵۱۶/ " خواجہ عبد العزیز " ۶/
۱۴ مئی سنہ ۱۲
۱۲۰۸/ " احمد الدین زرگر قیمت سنہ ۱۱ عا چندہ ۶/
ایس کے احمد بمبئی اوجرت اشتہار ۸/
۱۵ مئی سنہ ۱۲
۱۵۱۹/ " محمد عطاء اللہ " ۸/
۱۶ مئی سنہ ۱۲ء
عبد اللہ خان صاحب برائے طالبعلم ۶/
۵۲۰/ " منشی غلام نبی " ۸/
۱۸ مئی سنہ ۱۲
۱۰۱۱/ " معراج الدین " ۶/
۱۵۱۳/ " غلام نبی " ۶/

۲۰ مئی سنہ ۱۲ قیمت سنہ ۱۱ چندہ
۱۱۲۹/ جناب محمد اسماعیل صاحب معتبر ۸/
۹۵۲/ " عبد القادر " اعانت ۸/
۱۱۲۴/ " بابو عبد الرحمٰن " ۸/
۲۳ مئی سنہ ۱۲ء
۱۵۲۳/ " سید ظہور احمد " ۶/
۱۰۰۱/ " ڈاکٹر محمد اسماعیل " ۶/
۹۵۱/ " منشی سربلند خان " ۹/
۱۳ " فتح محمد " ۱۰/
۲۴ مئی سنہ ۱۲ء
۱۳۲۳/ جناب منشی نور محمد صاحب ۶/
منشی عبد العزیز صاحب اعانت ۲۵ ۶/
۱۰۲۲/ " منشی محمد احسان الحق " ۸/
۲۷ مئی سنہ ۱۲
۴۹۹/ " حسن موسیٰ خان " ۶/
۲۰۵/ " تاج الدین " ۸/
۲۸ مئی سنہ ۱۲
۵۲۷/ " مولوی تصدق حسین " ۶/
۱۵۲۵/ " منشی غلام محی الدین " ۶/
۱۵۲۶/ " شیخ محمد صادق " ۸/
۲۹ مئی سنہ ۱۲
۲۷۷/ " میاں نذیر احمد سنہ ۱۱ " ۱۰/
۱۱۴۹/ " حافظ عبد العزیز صاحب " ۸/
۱۳۶۱/ " مولوی محمد رمضان سنہ ۱۱ " ۶/

۱۲۱۶ جناب نور محمد صاحب ۲۹ مئی سنہ ۱۳ء ۶/

۳۰ مئی سنہ ۱۳ء

۱۳۹۵ " قاضی حبیب اللہ " ۶/

۱۱۹۷ " میاں غلام رسول " ۶/

۹۰۹ " ابراہیم معرفت نظام دین " ۶/

۹۲۲ " سید مہدی علی شاہ " قیمت سنہ ۶/

۳۵۶ " بابو محبوب عالم " ۶/

۱۱۹۷ " حاجی عبد القدیر " ۶/

۱۵۳۰ " الٰہی بخش نقشہ دار " ۶/

۹۷۱ " میاں شیر محمد خان " ۶/

۹۳۹ " ڈاکٹر ممتاز علی " ۶/

۱۵۳۱ " حاجی محمد حنیف " ۶/

یکم جون سنہ ۱۳ء

۱۵۳۵ جناب منشی عبد الرحمن صاحب ۶/

۶۶۰ " قاضی سراج الدین " ۶/

۹۱۰ " بابو خدا بخش سگنیلر " ۶/

۲ جون سنہ ۱۳ء

۱۵۵۹ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد
قیمت رسالہ ۱۳ء ۶/ چندہ ممبری ۱۲ء ۶/

۱۹۲ " میاں فضل دین صاحب معرفت منشی
محمود احمد صاحب ۶/

۴ جون سنہ ۱۳ء

۱۱ جناب میاں محمد الدین صاحب ۹/

۹۳ " میاں عبد اللہ " عہ/

۶۱۱ " ڈاکٹر محمد حسین " عہ/

۱۱۹۲ " عبد الحمید " ۶/

۱۳۲ " عبد الکریم " ۶/

۱۵۲۶ " قربان علی " عہ/

۵۲۲ " شیخ مشتاق حسین " ۶/

۵ جون سنہ ۱۳ء

۱۳۱۲ " عبد الرحیم خان " عہ/

۱۵۱۹ " مظہر علی " ۶/

۱۵۳۷ " میاں نجف خان " ۶/

۶ جون سنہ ۱۳ء

۲۹۵ " شیخ محمد بخش صاحب ۶/

۱۲۷۵ " مولاداد " ۶/

۱۵۰۶ " میاں عبد الرزاق " ۶/

۱۱۵۶ " منشی محمد الدین " عہ/

۱۵۳۸ " سید محمد حسین " ۶/

۳۷ " غلام حمید " ۶/

۱۵۳۹ " نور الٰہی " ۶/

۳۳۹ " غازی الدین " عہ/

۳۹۴ " چوہدری پیر اندتہ " عہ/

۱۰ جون سنہ ۱۳ء

۹۱۲ جناب محبوب عالم صاحب ۶/

۲۹۹ " بابو فضل الرحمن " عہ/

۵۸۳ " منشی عنایت علی خان " ۶/

۱۰۱۶ " ملک کرم الٰہی " ۶/

۱۵۳۱ " مستری روڑا " ۶/

۱۲۴۲ " چوہدری مہتاب خان " ۶/

۸۰۵ " بابو جمال الدین " عہ/

۷۹۶ " رحمت خان " ۶/

۱۳۹۸ " اللہ دیت " ۹/

۹۶۵ " بابو اللہ بخش " ۶/

۱۱۵۳ " منشی غلام نبی " عہ/

۱۴ جون سنہ ۱۳ء

۱۲۰۸ " منشی محمد بخش " ۶/

۱۲۷۸ " علی اکبر شاہ " عہ/

۱۱۹ " مولوی سکندر علی " ۶/

۱۲۲ " منشی گلاب دین " ۹/

۱۵ جون سنہ ۱۳ء

۹۹۰ " محمد ابراہیم " ۹/

۶۹۲ " محمد عمر خان " ۶/

۱۵۴۳ " محمد علی خان " عہ/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ جولائی ۱۹۱۲ء

مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود مرسل یزدانی

اس بات کا ثبوت کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت مرزا غلام احمد خدا کے سچے رسول اور مہدی آخر الزمان تھے۔ اور وہ مسیح تھے جنکا انتظار نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ دوسرے فرقوں کو بھی ہے۔ چند تمہیدات پر موقوف ہے۔

اول یہ کہ وہی **عیسیٰ ابن مریم** دوبارہ آسمان سے بجسدہ العنصری نازل ہونیوالا نہیں۔ کیونکہ وہ تو وفات پاچکا۔ اسکی وفات کا ثبوت یہ ہے۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ (آخیر رکوع ع مائدہ) یعنی جب مسیح اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ تو اپنی بریت کے لیئے جناب

بارے میں عرض کریگا جب تو نے مجھے وفات دی تو پھر تو ہی ان پر نگہبان تھا مجھے کچھ خبر نہیں۔ توفیتنی کے معنی خواہ "اٹھا لیا" کئے جائیں تو بھی مطلب حاصل ہے۔ کیونکہ لاعلمی کا عذر جبھی صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں نہ آئے ہوں۔ ورنہ یہ کہنا کہ مجھے کچھ خبر نہیں صریح جھوٹ ہے۔ جو ایک نبی سے محال ہے دوم وہ عیسائیوں کا بگڑنا اپنی وفات کے بعد ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ عیسائیوں کے عقیدے بگڑ چکے ہیں اور وہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا رہے ہیں۔ اسلیئے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ مسیح مر چکے ہیں۔

رفعہ اللہ الیہ سے انکا زندہ آسمان پر جانا ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ کلمہ ما قتلوہ یقیناً کے مقابل میں آیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مسیح مقتول بالصلیب ہو کر ملعون حسب باب استثنا آیت ۲۱ نہیں ہے بلکہ خدا نے انہیں مرفوع کیا جیسا کہ اور انبیاء کو بعد از موت یہ رفع دیا کرتا ہے۔ اور جیسا کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کی ترتیب سے ظاہر ہے کہ یہ رفع بعد موت ہے۔ جو لوگ واؤ ترتیب کے لئے نہیں مانتے وہ ذرا مہربانی فرما کر بتائیں۔ کہ مُتَوَفِّیْکَ کہاں کہا جائے آیت تو یوں ہے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ پ ۳ ع ۱۳ اب چونکہ تطہیر بھی ہو چکی ہے اور غلبہ بھی کفار پر تابعین حضرت عیسیٰ کو ہے۔ تو کیا توفی یوم القیامت کے بعد ہوگی۔ سوچنے کا مقام ہے ایسا ہی وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ کے جو یہ معنی کئے جاتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے موت سے پہلے ہر ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائیگا۔ یہ بھی غلط ہے۔ بایں وجوہات

(۱) موعود رفع سے نزول تک کئی اہل کتاب مر چکے ہونگے۔ پھر کچھ بعد میں کچھ وبا سے مرینگے۔ پس ہر ایک اہل کتاب تو کبھی ایمان نہ لایا۔ اگر وقت نزول کی تخصیص ہے۔ تو آیت سے ثبوت دو (۲) یہ خلاف ہے وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کے کیونکہ اس آیت سے یہود کا وجود تا روز قیامت بوصف عداوت و بغضاء ضروری ہے۔

(۳) یہی ثبوت ملتا ہے جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیمة سے (۴)
یہ زمانہ ہے حضور نبی کریم صلعم کا بس عیسیٰؑ پر ایمان لانا کیا معنی رکھتا ہے پھر آسمان پر چڑھنا۔ فیھا
تحیون وفیھا تموتون (سورہ اعراف رکوع ۲) کے خلاف ہے اور وہاں آسمان پر اس جسد
عنصری کا بلا طعام ایک حالت پر رہنا خلاف ہو آیت (۱) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ
(انبیاء رکوع ۳) تجھ سے پہلے ہم نے کسی کے لئے ایک حالت پر رہنا نہیں بنایا (۲) اور مَا جَعَلْنٰهُمْ
جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ (الانبیاء رکوع ۱) اور انبیاء کو ایسا وجود نہیں بنایا۔ کہ طعام نہ کھاتے ہونگے
تعجب کی بات ہے کہ لوگ قرآن میں جہاں توفی آئے اللہ فاعل ہو اور انسان مفعول اور باب
تفعل۔ موت کے معنے کرتے ہیں۔ اِلّا جب قرینہ صارفہ ہو جیسے یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ میں ہیں۔ مگر مسیح
کیوقت توفی کے معنی کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ جنازوں میں بھی وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى
الْاِيْمَانِ پڑھکر توفی بمعنے موت لیتے ہیں۔ خود رسول کریم صلعم نے جہاں اپنے تئیں اس آیت کا
مصداق فرمایا ہے۔ دیکھو بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۷ کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلعم بعض
اپنے صحابیوں کو ذات الشمال دیکھکر فرماوینگے۔ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ (فاقول کما قال العبد الصالح
عیسیٰ بن مریم وکنت علیھم شھیدًا الآیۃ) وہاں بھی توفیتنی کے معنی موت ہی کرتے ہیں۔
افقہ الناس حضرت ابن عباس ہی اسکے معنے موت ہی لیتے ہیں (قال ابن عباس متوفیك
ممیتك) دیکھو بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵ مطبع احمدی

ان آیات کا یہ مفہوم ہم ہی نہیں سمجھے حضرت نبی کریم کا بھی یہی مذہب تھا آپ نے اپنے سب سے
آخری فیصلہ میں فرمایا مَا لَكُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِيِّكُمْ هَلْ خَلَدَ نَبِيٌّ قَبْلِىْ فِيْمَنْ
بُعِثَ فَاَخْلُدُ فِيْكُمْ (لباب الخیار ص۲۹) یعنی تم اپنے نبی کی وفات سے کیوں ڈرتے ہو۔ کیا کوئی
نبی مجھ سے پہلے زندہ رہا ہے۔ جو میں تم میں رہوں۔ اور آپ نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ کی
روح کو دوسرے انبیاء کی مردہ روحوں کے ساتھ شامل دیکھا۔ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِى السَّمٰوٰتِ
اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ (رواہ مسلم) دیکھو مشکوٰۃ باب المعراج

وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُصَلِّیْ دوسری حدیث میں ہے اور حاشیہ والے بزرگ مانتے ہیں کہ رؤیتہم فِی السَّمَآءِ مَحْمُوْلَۃٌ عَلٰی رؤیۃ ارواحہم متمثلۃ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ارواح تمام انبیاء کے آسمان پر موجود ہیں عیسٰی کی خصوصیت نہیں پھر اسکے بعد صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع ہوا۔ وہ بھی اسی بات پر ہوا۔ کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں درِ منثور جلد ۴ ص۱۳ میں یہ بیان لکھا ہے۔ کہ حضرت عمر رض فرما رہے تھے مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَلَا یَمُوْتُ حَتّٰی یَقْتُلَ اللّٰہُ الْمُنَافِقِیْنَ الخ رسول اللہ نہیں فوت ہوئے نہ مرینگے جب تک منافقین کو قتل نہ کر لیں۔ تو اسوقت حضرت ابو بکر رضی نے صحابہ کے مجمع میں آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ پڑھکر سب کو خاموش کرادیا اور وہ مان گئے کہ اس سے پہلے بھی کوئی نبی زندہ نہیں خلت کے معنی اللہ تعالےٰ نے خود ہی فرما دیئے۔ افان مات او قتل یعنی خلا کی دو ہی صورتیں ہیں موت یا قتل اور جبتک اسکے ساتھ صلہ الیٰ نہ آئے جاندار پر بولنے سے مراد اس کی موت ہوتی ہے۔

مردہ دوبارہ نہیں آتے

وَمِنْ وَّرَآئِہِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (پ ۱۸ رکوع ۶) اور ان مردوں کے آگے برزخ ہے قیامت کے دن تک (۲) اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَہُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّہُمْ اِلَیْہِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (پ ۲۳ رکوع ۱) کتنے لوگوں کو ہم نے مارا۔ اور وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئینگے (۳) فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ (جس نفس پر موت کا حکم صادر ہو چکتا ہے۔ اسے روک رکھتا ہے)

وہی ابن مریم آنیوالا نہیں

لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ الخ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں سے ان لوگونکو جو ایمان و اعمال صالحہ میں کامل و اکمل ہونگے۔ خلیفہ بنائیگا۔ جیسا کہ پہلوں کو خلیفہ بنایا۔ یعنی جیسے موسوی خلفاء کا سلسلہ تھا۔ ایسا ہی محمدی خلفاء کا سلسلہ ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت صلعم بموجب آیت اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا مزمل ع ۱ مثیل موسیٰ ہیں۔ پس آنیوالا عیسیٰ بھی موسوی عیسٰے کا مثیل ہونا چاہیئے۔ حرف کاف جو تشبیہ کے لئے ہو

اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ جدا جدا ہوتے ہیں۔

(دوم) کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ اِبْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ حدیث دیکھو مشکوٰۃ باب نزول عیسٰی۔ ابن مریم کا امامکم منکم فرمانا اس بات کا مشعر ہے۔ کہ یہ ابن مریم امت محمدیہ میں سے ہمیں میں کا ایک فرد ہوگا۔ اور اس پر ابن مریم کا اطلاق بوجہ غایت مشابہت ہے جیسے مریم کو اخت ہارون کہا گیا۔ اور خوبصورت کو چاند اور بہادر کو شیر کہتے ہیں۔ اور موافق آیت قرآنی وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّهَا وَکُتُبِهٖ وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ (آخر سورۃ تحریم پ ۲۸) مومن بھی اپنی روحانی منزل میں ایک وقت مریم ہوتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے سوراخوں کی حفاظت کرے پھر جب اس میں کلام ربانی کا نفخ ہوتا ہے۔ تو وہ ابن مریم کہلاتا ہے۔ اور نزول کے لفظ سے یہ نہ سمجھو کہ آسمان سے اترنا ضروری ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلعم کے لئے بھی آیا ہے۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ (پ ۲۸ ع ۱۸) اللہ نے تمہاری طرف یاد دلانیوالا رسول بھیجا جو تمہیں آیات پڑھکر سناتا ہے۔ حالانکہ یہ مسلم ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم آسمان سے نازل نہیں ہوئے تھے۔ دراصل اسکا مطلب یہ تھا۔ کہ مسیح موعود ایسے وقت میں نازل ہوگا۔ کہ اسباب شہرت و تبلیغ بہمہ وجوہ مکمل موجود ہونگے۔ اور وہ آسمانی ہتھیاروں سے مصلح ہوگا۔

(سوم) دونوں کے حلیوں میں اختلاف ہے۔ چنانچہ مسیح ابن مریم کا حلیہ حدیث میں ہے۔ (ابن عمر) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ (بخاری جلد ۱ مطبع احمدی صفحہ ۴۸۹) فرمایا نبی صلعم نے میں نے عیسٰی کو معراج کی رات دیکھا تو وہ سرخ رنگ کا تھا۔ گھنگریالے بال۔ چوڑا سینہ اور آنیوالے مسیح کے بارے میں فرمایا۔ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ . . . فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْیَمَ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۸۹) کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے گندم گون سیدھے بالوں والا ہے

مشکوٰۃ میں بھی ایک حدیث ہو فرأیت رجلاً آدم

چہارم - یہ مقدمہ پہلے فیصل ہو چکا ہے چنانچہ ملاکی نبی کی کتاب باب ۴ درس ۵ میں ہے خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں الیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کے اعتقاد میں الیاس جو آتشیں رتھ پر زندہ آسمان پر چڑھایا گیا تھا مسیح سے پہلے پھر دوبارہ آنیوالا تھا۔ مگر جب یہ سوال مسیح ابن مریم کے آگے پیش ہوا۔ تو اسنے جو جواب دیا۔ وہ متی باب ۱۱ درس ۱۳-۱۴ میں مذکور ہے کیونکہ سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی۔ اور الیاس جو آنیوالا تھا۔ یہی ہے چاہو تو قبول کرو متی باب ۱۷ درس ۱۰-۱۳ میں بھی یہی ذکر ہے۔ یہ چار زبردست ثبوت ہیں۔ اسبات کے کہ مسیح آنیوالا وہی مسیح ابن مریم نہیں۔ بلکہ اسکی روح و قوت میں آنیوالا تھا۔ اور اس قسم کے بروزی نزول کے قائل اکثر صوفیا کرام بھی ہیں۔

امام مہدی و مسیح موعود ایک ہی ہے

مسند احمد جلد ۲ صا۱۱ میں یہ حدیث ہے عن ابی هريرة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلّم قالَ يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنكُمْ ان يلقیٰ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اِمَاماً مهدِيًا وحَكَماً عدلاً فيكسر الصَّلِيبَ ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتضع الحرب اوزارها۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں جو تم میں سے زندہ رہیگا وہ پائیگا عیسیٰ بن مریم کو امام مہدی حکم عدل پس کسر کرے گا صلیب کو اور قتل کریگا خنزیر کو اور چھوڑ دیگا جزیہ یعنی لڑائی اپنے ہتھیار رکھدیگی۔

یہ حدیث صراحت سے بتا رہی ہے۔ کہ آنیوالا مسیح ہی امام مہدی ہے۔ اسکے علاوہ دوسری حدیث ہے جو ابن ماجہ میں ہے مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵ لا مهدى الا عيسیٰ ابن مریم پھر بہت سی علامات اور نشانات ہیں۔ جو مسیح اور مہدی کے لئے ایک ہی بیان کئے گئے ہیں اور پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ بخاری و مسلم میں نزول مسیح کا ذکر تو ہے۔ مگر مہدی کا مذکور نہیں۔

یہی صدی ظہور مہدی کے لئے تھی

مسیح و مہدی کا فرض منصبی ہے یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر - اسکا غلبہ اسی زمانہ میں ہے اور اسکے اعداد بھی ۱۸۹۷ ہیں - اور یہ کسر صلیب کسی جنگ و جہاد سے نہیں ہو سکتا کیونکہ جو بات عقیدہ کے متعلق ہو - وہ ہمیشہ دلایل سے رد کیجاتی ہے - اور تضع الحرب اوزارھا سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے - کہ مہدی تلوار سے جہاد نہیں کریگا - (۲) ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا اور پھر اس صدی کے لیے ایسے مجدد کی بعثت جو فتن صلیبیہ کو دور کرنیوالا ہو ضروری ہے یہ حدیث سے ثابت ہے پڑھو یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب العلم میں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من تجدد لھا دینھا (رواہ ابوداؤد) اللہ تعالیٰ مبعوث کرتا ہے - اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر جو اس کے دین کو تازہ کرے کل مائۃ سنۃ کے یہ معنی ہیں - کہ جسقدر سن دنیا میں رائج ہے - انکا سر ہو تو یہ بھی اسی چودھویں صدی سے مخصوص ہے - خوب غور کر کے دیکھ لو - اور یہ فرض ہمارا نہیں کہ اس سے پہلے ہم مجددین کے نام بتائیں - جیسا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش رسول پر ہم ایمان لاتے ہیں - مگر سب کا نام بتانا ہمارا فرض نہیں - اور اس حدیث کی تائید سورۃ قدر سے ہوتی ہے - لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم میں بتایا گیا ہے کہ نزول ملائکہ اور کلام ہر ۸۳ سال کے بعد ہوتا ہے (۳) حضرت موسیٰ موافق تاریخ یہود ۲۳۶۸ سنہ ہبوط آدم میں پیدا ہوئے - اور ایکسو بیس برس کی عمر پاکر ۲۴۸۸ میں فوت ہوئے - اور یہودی تاریخ کے مطابق حضرت عیسیٰ کی پیدائش ۳۷۶۰ سنہ ہبوط آدم میں ہوئی یہ ۱۲۷۲ برس کا فیصلہ ہے - بس حضرت نبی کریم کے اتنے ہی سال بعد مسیح محمدی کا ظہور ہونیوالا تھا (۴) ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ (پارہ ۴ رکوع ۴) میں بھی یہی اشارہ ہے - کہ جیسے بدر کے میدان میں بحالت غربت مومنوں کی امداد فرمائی ایسے ہی جب اسلام بدء غریبا کا زمانہ آئیگا - تو پھر اللہ تعالےٰ انکی خاص نصرت فرمائیگا - ہلال کے ساتھ اسلام کو تعلق ہے - بلکہ یہ قومی نشان ہے - واللہ

متم نورہ ولو کرہ الکافرون کی نور کی تکمیل مطابق قانون قدرت چودھویں صدی میں ہونی چاہئے

(۵) یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (الم تنزیل السجدہ) سے یہ واضح ہے۔ کہ ہزار سال کے بعد انتظام روحانی ہوتا ہے۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكِذْبُ

یعنی تین سو سال خیر القرون ہے۔ اسکے بعد ہزار سال یعنی تیرہ سو گذرنے پر چودھویں صدی میں عظیم الشان مجدد کا ظہور ضروری ہے۔ مشکوٰۃ میں ایک حدیث ہے باب الانذار والتحذیر میں رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ۔ (نبوت رہیگی جب تک اللہ چاہے پھر اٹھا لیگا) پھر اسکے بعد خلافت ہوگی۔ پھر قہری حکومت۔ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج نبوۃ پھر منہاج نبوت پر خلافت ہوگی بس یہی وہ زمانہ ہے۔ اسکے علاوہ حافظ برخوردار نے اپنے انواع میں لکھا ع

پچھے اک ہزار دے گذرن تن سو سال ٭ عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

اور شاہ نعمت اللہ ولی کا جو مشہور قصیدہ ہے۔ اسنے بھی یہی صدی مقرر کی۔ چنانچہ اسکا ایک شعر یہ ہے

ناگہ ہمہ جج مہدی خروج سازند ٭ در سال کنت کنزاً باشد چنیں بیانہ

کنت کنزاً مخفیاً کے اعداد ۱۲۷۹ ہیں۔ پھر آپ حسن نظامی کا رسالہ پڑھیں۔ کہ اس میں عرب و شام کے صوفیاء و علماء کی شہادت جمع کی گئی ہے۔ جو سب کے سب متفق اللفظ اسی صدی یعنی ۱۳۳۰ تک ظہور مہدی بتاتے ہیں۔ اور کتاب الامر میں حسن نظامی لکھتا ہے۔ کہ حضرت امام ابن عربی نے ۱۳۳۵ھ میں ظہور مہدی کی خبر دی ہے۔

پھر نواکب دریہ میں حکیم سید محمد احسن صاحب مرحوم لکھتے ہیں۔ کہ مہدی کے ماں کے پیٹ میں آنیکی شب میرے حساب سے ہے جو عسق کے عدد تیرہ سو شمسی کرتا ہوں۔ پس ان کی تشریف آوری اکیس سال بعد ۱۳ھ میں ہونیوالی ہے (دیکھو صفحہ ۱۵۵) اور صفحہ ۱۶۱ میں لکھتے ہیں

کہ ۱۳۱۲ سے تیرہ چودہ سال بعد چار سلطنتوں نصاریٰ کا اتحاد ہو گا جن میں ایک روم اٹلی ہو گا۔ تو اسوقت میں ساڑھے تین سال تک مکاشفات کے مطابق جنگ عظیم ہو گی۔ جو ملحمہ کبریٰ کرکے ہے۔ اور نصاریٰ کی فتح ہو گی۔ تو امام ہمام مہدی علیہ السلام حسنی مکہ میں مدینہ سے تشریف لائینگے۔ یہ سب باتیں مینے اسلئے نقل کی ہیں۔ کہ دعویٰ حضرت اقدس سے پہلے بھی لوگ اسی صدی میں مسیح و مہدی کے ظہور کے منتظر تھے۔ اور ان سے بعد بھی چشم براہ ہیں۔ اور ان کے حسب حال یہ آیت ہے افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم اور وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ الآیۃ

چنانچہ آجکل ملاحظہ ہو گجراتی اخبار سانجہ ورتمان کے حوالہ سے پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ یہ افواہ نہایت زور شور سے پھیل رہی ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد پیغمبر کا ظہور ہونیوالا ہے۔ انگلینڈ میں ایک سوسائٹی قائم کی گئی ہے۔ جس میں ۷۵۰۹ ممبر ہیں۔ اور پھر ہندوستان میں ۱۳۱۲ ممبر کل تین ہزار خیر مقدم کرنے پر آمادہ ہیں۔ اور اسکے مرید ہونے میں کچھ تامل نہیں ہے۔ پھر دیکھئے وطن ۱۲ مئی سنہ ء لکھتا ہے کہ ان سب باتوں سے غور کرنے پر ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اسوقت تمام عالم اسلام (خواہ وہ کسی فرقے اور حیثیت کے ہوں) ایک سچے رہبر کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے اور اسکی تلاش میں ہے۔

سراج الاخبار کابل میں ایک نظم چھپی ہے ایک شعر ہے ؎ شد طلوع آفتاب از غرب و شد نزدیک حشر ٭ فاش میگوئم ترا از رازہائے غرب و شرق ٭ گویا اسکے نزدیک طلوع شمس مغرب سے ہو چکا۔ اور علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں ایک نظم چھپی ہے۔ وہ بیقرار ہو کر لکھتا ہے ؎

یا صاحب الزمان بظہورت شتاب کن ٭ عالم ز دست رفت تو پا در رکاب کن
ظلمت گرفتہ عالم و تو چون نشستۂ ٭ ایں عرصہ را بنور خودت آفتاب کن
یا خاتم الائمہ بفریاد ما برس ٭ بہر خدا و جد کبارت صواب کن

یہانتک تو یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ اسوقت اسلام و مسلمان سخت مشکلات میں ہیں چنانچہ رسالہ شیعہ

اپریل سنہ ۱۹۱۲ء میں نجف اشرف کربلا معلّٰی سامرہ و کاظمین کے علماء اسلام و مجتہدین عظام نے ایک تحریر شائع کی ہو۔ کہ کسی زمانہ میں بھی اسلام اور مسلمانوں کو ایسے روز سیاہ سے سابقہ نہیں پڑا تھا اور نہ کبھی ایسی ذلت و نکبت مسلمانوں کو پیش آئی ہے، یہ اعظم حوادثات سے ہے۔ یہ ایسا صدمہ ہے کہ دین مبین کی بنیاد منہدم ہو رہی ہے۔ اور شریعت خاتم المرسلین کے آثار معرض زوال میں ہیں۔ انکی سلطنتوں میں تنزل اور تباہی ہے۔ ٹرکی طرابلس میں جان کنی کے عالم میں ہے۔ مراکو فرانس کے پنجے میں ہے۔ ایران کی ویرانی ہو رہی ہے۔ کابل خوست میں اپنا وقار کھو رہا ہے۔ باقی امراء اپنے عیش و عشرت میں سرمست ہیں۔ اور علماء و فقراء انکے حالات مجھ سے نہ پوچھئے۔ خود ہی انصاف فرمایئے۔ ابھی اسی مہینے اہل فقہ نے لکھا ہے۔ کہ علماء ورثۃ الانبیاء نہیں۔ ورثۃ الشیاطین ہیں۔ پھر زیادہ تشریح منظور ہو۔ اور حدیث مشکوٰۃ جو کتاب العلم کے اخیر میں ہے ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود کا نظارہ دیکھنا ہو۔ تو علمائے خلف مصنفہ میر قاسم علی صاحب دہلوی دیکھئے اور وکیل مشہور اسلامی اخبار کی یہ عبارت پڑھیے "موجودہ مسلمان اسلام کی مسخ شدہ صورت ہیں جس پر اسلام کے امتیازی خط و خال کا نشان تک باقی نہیں۔ سنجیدہ عقاید کی بجائے اباطیل و توہمات پیدا ہو گئے ہیں۔ اعمال حسنہ کی بجائے بدعات سیّئہ نے لے لی ہے۔

فقراء و صوفیاء جو باطنی رنگ میں اسلام کے محافظ تھے۔ انہوں نے اپنی تعظیم و تکریم کے علاوہ وصول الی اللہ کے وہ وہ طریقے نکالے ہیں۔ کہ ہرگز قرآن و حدیث سے انکا ثبوت نہیں ملتا منہ پر تو خاتم النبیین ہے اور عملاً نبوت تشریعی کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ غرض ایسے حالات میں جب کہ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس کا زمانہ ہے۔ یعنی اہل کتاب اور غیر اہل کتاب علماء اور امی سب بگڑ چکے ہیں۔ اور امت

بر حسب پیشگوئی لتتبعن سنن من قبلکم یہودیت وعیسائیت کا زمانہ ہے اور حضرت اقدسؑ
کے یہ اشعار صادق آرہے ہیں ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید ؛ دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
مردم ذی مقدرت مشغول عشرتہائے خویش ؛ خورم وخنداں نشستہ با بتانِ نازنین
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوش نفس ؛ زاہداں غافل سراسر از ضرورتہائے دین

پس صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کے ماتحت فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم
من النبیین والصدیقین والشہدآء والصالحین پ ۵ ع ۶ میں سے
کسی نبی کی بعثت ہدایت الخلق کے لئے بہت ضروری تھی۔ جو خدا سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی طفیل ہدایت پاکر مہدی ہو۔

مہدی کا مقام اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے۔ مشرقی جانب مخصوص ہے۔ ان مثل
عیسٰی عند اللہ کمثل آدم میں عیسٰی کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے
اور آدم کا نزول ہند میں ہوا۔ پس عیسٰی بھی ہند میں نازل ہوگا۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲
باب غزوۃ الہند میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کریگا
وعصابۃ مع عیسٰی ابن مریم اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ پھر (۲)
تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے۔ کہ پیشگوئی لیظہرہ علی الدین کلہ کا ظہور امام مہدی مسیح
موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اسکے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب کا نمونہ
موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو۔ اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے۔ اور ایک صاحب نے مہدی
پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں۔ تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔

(۳) عبد اللہ بن عمر یخرج رجل من ولد حسن بن علیؓ من قبل المشرق لو
استقبل بہ الجبال یھدھا و یتخذ فیھا طرقاً (نجم الثاقب جلد اول صفحہ ۱۵) یعنی مشرقی
طرف سے ظہور بتایا ہے۔ ایسا ہی ایک اور حدیث ہے یخرج ناس من المشرق

یطعون للمهدی سلطانہ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۸۶ مشرق کے لوگ سلطان المشرق کی تائید کرینگے۔ دجّال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے۔ پس اس فتنہ کا دور کرنیوالا بھی مشرق ہی میں چاہیئے چنانچہ صدیق حسن خان صفحہ ۸۰ ہجج الکرامہ میں لکھتے ہیں۔ اما محل خروجش پس مشرق است جزماً پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے۔ اس میں صاف لکھا ہی یخرج المهدی من قریۃ یقال لہ قدعہ یعنی قادیان اور یہ دمشق کی شرق میں بھی ہے۔ اور پھر ایک اور نشان بھی ساتھ دیا ہے۔ کہ دور دور سے اسکے پاس لوگ جمع ہونگے۔ تو وہ ۳۱۳ ہونگے اور انکے نام ایک صحیفہ مختومہ چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہونگے

مسند امام حنبل میں اذا رأیتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فاتوھا فان فیہا خلیفۃ اللہ المهدی لکھکر اور بھی بتا دیا ہے۔ کہ وہ اہل فارس میں سمرقندی الاصل ہوگا جیسا کہ ہمارا امام تھا۔ حضرت ابن عربی لکھتے ہیں۔ ھو الخاتم من العجم لا من العرب (فصوص الحکم قلمی صـ۱۴) اور اہل فارس کے لیئے آخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورۃ جمعہ) کی تفسیر فرماتے ہوئے کہ نبی جیسا امیین میں مبعوث ہوا۔ ویسا ہی پھر آخرین میں بھی مبعوث ہوگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کے کندھوں پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس اور رجال من ھؤلاء (دیکھو مشکوٰۃ جلد دوم صـ۵۸۲) اور سلمان منا اہل البیت (کنز العمال جلد ۶ صـ۱۷۳) سے سلمان کا اہلبیت ہونا بھی ثابت ہوگیا۔ اسواسطے اس حدیث میں بھی کوئی اشکال نہیں جس میں رجل من اہل بیتی لکھا ہی اور یہ امر بھی ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی بعض دادیاں سادات سے تھیں پھر ابو داؤد میں بروایت ابو سعید الخدری یخرج رجل من امتی۔ یقول بسنتی تو ان تمام نسبی جھگڑوں کو دور کر دیتا ہے۔

نام | ابوداؤد میں صاف ہے یسمی باسم نبیکم (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ) اور حضرت شاہ رفیع الدین لکھتے ہیں حضرت کا نام دنیا میں محمد اور فرشتوں میں احمد ہے۔ دیکھو موضح القرآن و مبشلّ

برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ یہاں یہ بتا دینا بھی بے محل نہ ہوگا۔ کہ لغت کی کتابوں میں احمدؐ بمعنی عود لکھا ہے۔ گویا مسیح کا نزول کے وقت یہی نام ہوگا۔ اور یہ پیشگوئی ہے اسکی قرآن مجید میں۔ پھر اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۶ میں ہے فانہ المھدی واسمہ احمدؐ

اب مقام بھی مقرر ہو گیا۔ نام بھی نسب بھی۔

اسکے بعد اگر کچھ بحث طلب امر ہے۔ تو یہ کہ کسنے اس صدی کے سر پر دعویٰ کیا۔ اور کون اپنے دعوے میں کامیاب ہوا۔ اور کس پر صادقوں کے نشان پورے ہوئے۔ سو اسکی نسبت میں عرض کرتا ہوں۔

کہ اس صدی کے سر پر خدا کی طرف سے مامور ہونیکا دعویٰ کرنیوالا بزرگ ایک ہی ہے جس کا نام ہے

مرزا غلام احمد قادیانی

حلیہ اسکے اعداد ۱۳۰۰ بھی مبدء فیاض سے اس حق کو آپ ہی کے لیے مخصوص کرتے ہیں پھر آپ ہی ہند کے خطہ پنجاب کے قریہ کریمہ قادیان میں مبعوث ہوئے اور آپکا بعینہٖ وہی حلیہ ہے جو احادیث میں آیا ہے۔ (عبد اللہ بن عمرؓ) فرأیت رجلاً آدم کاحسن ماانت راءٍ من ادم الرجال (مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ) فسالت من ھذا فقالوا ھذا المسیح ابن مریم یعنی گندم گون رنگ ہوگا۔ دوم باب اشراط الساعۃ مشکوٰۃ میں المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف۔ مہدی مجھسے ہوگا۔ روشن پیشانی اونچی ناک۔ اسکے علاوہ حدیث انعامیہ صفحہ ۳ میں ہے زبان میں کسی قدر ثقل ریش مبارک گھنی سر پر بال لمبے لمبے کمان ابرو کلان جسم یہ تمام حلیہ حضور پر صادق آتا تھا۔ جسکو اعتبار نہ ہو وہ تصویر دیکھ لے

مسیح موعود کی خدمات آپنے صرف دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ جس بات کے لئے مبعوث ہوئے اسی پورا کرکے چھوڑا۔ آپنے باوجود بہت سی مخالفتوں اور بڑے بڑے لاٹ مولویوں کی سر توڑ کوششوں اور امراء کی عداوتوں اور غیر مسلموں کی معاندانہ روکوں کے ایسی جماعت پیدا کرلی۔ جو قرآن مجید و احادیث شریف پر جان نثار کرنیوالی اور دین و دنیا میں انہیں اپنا رہبر بنانے

والی ہے۔ حضور وفات پا چکے ہیں۔ مگر یہ جماعت جس میں اس زمانہ کے تعلیمیافتہ لوگ گریجوایٹ ڈاکٹر وکیل اور پرانی درسگاہوں کے فاضل جلیل موجود ہیں۔ اشاعت دین حقہ میں لگی ہوئی ہے۔ اور قادیان میں **دو تین سو آدمی** جو کسی نہ کسی رنگ میں کامل ہیں رہتے ہیں ایک نبی کے لیئے سب سے بڑھکر یہی کامیابی ہے۔ کہ وہ اپنے پیچھے ایک جماعت چھوڑ جائے۔ جو اسکے مقاصد کی تکمیل کرنیوالی ہو۔ آپنے وفات مسیح کو قرآن وحدیث وانجیل وتاریخ سے ثابت کرکے صلیب پر وہ کاری حربہ چلایا۔ کہ اسکے کسر میں کچھ شبہ نہیں رہا۔ کیونکہ صلیب پرستی کا اصل الاصول یا روح رواں تو مسیح کی زندگی ہے۔ جب اسکا مردہ ہونا ثابت ہوا۔ تو پھر کچھ بھی نہیں (۲) قرآن مجید کی طرف تمام دنیا کی توجہ کردی اور بتایا کہ برہان من ربکم یہی کتاب ہے۔ اور اسکی تعلیم کی برکت سے آدمی صاحب الہام اور مورد وحی خداوند ذوالجلال والاکرام ہوتا ہے (۳) رسول اللہ صلعم کی ذات ستودہ صفات پر جسقدر اعتراض غیر مذاہب کی طرف سے ہوتے ہیں۔ آپنے نہ صرف انکا دندان شکن جوابدیا بلکہ جن معجزات پر وہ اعتراض کرتے تھے۔ آپنے نشانات صدق دکھلا کر تمام انبیاء کی عظمت دلوں میں قایم کردی اور اعلان کیا ے

کرامت گرچہ بے نام ونشان است ✤ بیا بنگر ز غلمان محمد

(۴) قرآن مجید کے وہ حقایق ومعارف بیان کئے۔ کہ لا یمسہ الا المطھرون ؁ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کے مطابق آپ کا متقی ومطہر ومزکی ہونا ثابت ہوگیا (۵) مسئلہ دعا پر از سر نو دنیا کا ایمان قائم کیا۔ آپکے مستجاب الدعوات ہونیکے ہزاروں آدمی گواہ ہیں۔ بلکہ چار لاکھ آدمی فرداً فرداً شہادت دے سکتا ہے (۶) جہاد کے مسئلہ کو کھول کر گورنمنٹ کی وہ خدمت بجالائے۔ کہ تمام مولویوں اور پیروں کی مجموعی قوت بھی یہ کام نہ کرسکتی تھی۔

پھر اسکے علاوہ مندرجہ ذیل وہ باتیں ہیں۔ جن میں آپ اپنے ہمعصر فضلا وفقرا سے ممتاز تھے۔ جو آپکے امام صادق ہونیکا ناممکن التردید ثبوت ہیں۔

ثبوت صداقت	(۱) آپنے بڑی تحدی کیساتھ یہ اعلان کیا۔ کہ میرے مقابلہ میں کسی کی دعا

قبول نہ ہوگی۔ جو میری ذلت کا خواہاں ہو۔ وہ خود ذلیل ہوگا۔

(۲) طاعون کی شدت میں اعلان فرمایا۔ کہ خدا نے مجھے فرمایا۔ کہ تیرے دار کا محافظ ہوں۔ اور بالخصوص تو طاعون سے محفوظ رہیگا۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ انی احافظک خاصۃ

(۳) جو مجھ سے ان الفاظ میں مباہلہ کریگا۔ کہ جو گمراہ ہو۔ وہ پہلے مرجائے وہ ضرور پہلے مریگا۔

(۴) سو دو سو بیمار بذریعہ قرعہ اندازی تمام صوفیاء میں تقسیم ہوں۔ تو میرے بیمار صحت پانے میں سب سے بڑھ جائینگے۔

(۵) میری بعض کتابوں کی مثل تمام علماء و فضلاء اپنی مجموعی طاقت سے نہیں لاسکتے۔

(۶) جو علم قرآن مجھے دیا گیا۔ وہ کسی کو نہیں۔ منکر اس معجزے کے مقابل میں تفسیر لکھے

(۷) دو سو سے زیادہ نشان آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ حقیقۃ الوحی۔ کرامات المہدی۔ تریاق القلوب پڑھیئے۔

(۸) آپ کی قوت قدسیہ سے جیسا کہ پہلے خدا نے اطلاع دی تھی I shall give you a large party of Islam دیکھو براہین احمدیہ چار لاکھ مسلمان ہوئے۔ جو بہیئت مجموعی تقوٰی و طہارت میں اپنی نظیر آپ ہیں

(۹) آپ نے ابتدائے عہد میں خدا سے خبر پاکر اطلاع دی۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اللہ تجھے لوگوں سے بچائیگا۔ یعنی میں اپنی طبعی موت سے مظفر و منصور اسّی سال سے پانچ چھ برس کم عمر پاکر (دیکھو نصرۃ الحق ص) فوت ہونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ پر نہ صرف کفر کے بلکہ خون مباح ہونیکے فتوے بھی دیئے گئے۔ جھوٹے خونی مقدمات بھی بنائے گئے۔ مگر کسی کا وار نہ چل سکا

(۱۰) آپ کی تعلیم جس کے لیئے بطور نمونہ کشتی نوح پڑھ لینی چاہیئے۔ جو ایسی معتدل اور افراط و تفریط سے پاک ہے۔ کہ دنیا کے لوگ آہستہ آہستہ وہی مان رہے ہیں۔ اب سب نے تسلیم کرلیا۔ کہ وحدت بذریعہ امام قائم رہ سکتی ہے۔ نہ کہ انجمنوں کے ذریعے (۲) تمام مشکلات کا حل مہدی پر ایمان لانے پر موقوف ہے (۳) گورنمنٹ کی وفاداری و اطاعت ضروری ہے

(۴) سچا مذہب وہی ہے جو اپنے صدق کے نشان اپنے پیرووں میں دکھلائے۔ الہام کا سلسلہ تا روز قیامت جاری ہے (ب) دنیا میں ایک ہی انسان کامل تھا جس پر تمام کمالات انسانیت و نبوت کا خاتمہ ہوا۔ وہ نبی اکرم تھا۔ وغیر ذالک۔

پھر راستبازوں کی پہچان کے جو اصول قرآن مجید میں مقرر ہیں۔ وہ سب آپ پر صادق آئے (۱) سچے نبی کی مخالفت بہت سخت غیر معمولی طور سے ہوتی ہے۔ اور اسکے معترضین وہی کہتے ہیں۔ جو اگلے انبیاء کے منکرین کہتے تھے۔ ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (ب) ما یقال لک الا ما قد قیل الرسل من قبلک (۲) وہ مامور اپنے سے پہلے راستبازوں کی تصدیق کرے۔ مصدقا لما معکم (۳) فساد عالم کیوقت ظاہر ہو ظھر الفساد فی البر والبحر (۴) تبلیغ حق میں کسی سے ڈرے نہیں۔ چنانچہ آپ نے اسکے لئے نہ صرف خویش و اقربا بلکہ تمام مذاہب عالم کو اپنا جانی دشمن بنالیا۔ اور اپنی جائداد اپنا مال وغیرہ سب کچھ نثار کر دیا۔ لا یخشون احدًا الا اللہ۔

(۵) آپ کی پہلی زندگی پر کوئی عیب نہ لگایا جاسکے۔ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون۔ قبل از دعویٰ جو حضور کی زندگی کے سال گذرے ہیں۔ ان پر کوئی حرف نہیں لگایا جاسکتا۔ اور کئی بار اعلان کیا گیا ہے۔ کوئی گناہ تو ثابت کرو

(۶) نصرت الٰہی ہر مصیبت میں انجام کار اسکے شامل حال ہو کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی جسقدر مقدمات ہوئے جسقدر مصیبتیں پڑیں۔ انجام پر فتح آپ ہی کے لئے تھی والعاقبۃ للمتقین

(۷) اپنی موت کی تمنا مقابلہ پر کر دے۔ فتمنوا الموت ان کنتم صادقین حضور فرماتے ہیں ؎

گر تو می بینی مرا پر فسق و شر :: گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را :: شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

بلکہ ایکبار مولویونکو نام بنام مباہلہ کے لیئے بلایا۔ اور بڑی تحدّی سے بلایا دیکھو انجام آتھم) کوئی مقابل پر نہ آیا پھر بھی کئی آپ کی زندگی میں سانپ کے ڈسنے اور طاعون اور دیگر غیر معمولی

مہلک بیماریوں سے مرے

پھر قرآن مجید میں نبی کریم کی صداقت کے بارے میں یہ آیت ہے۔ الحاقہ ع ۲
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۔ کہ اگر اپنی طرف سے بات بناکر ہمارے ذمے لگائے۔ تو ہم دائیں ہاتھ سے اسے پکڑ لیں۔ اور اسکی رگ جان کاٹ دیں۔

اب دیکھئے حضرت اقدس کا دعویٰ ہے۔ کہ میری طرف خدا کی جناب سے وحی نازل ہوتی ہے اور مجھے اس وحی کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم اور نبی کریمؐ کی وحی پر ایمان ہے اور اپنے اس دعوے پر مؤکد قسموں کے ساتھ اپنی وفات تک بڑے استقلال سے قائم رہے۔ ۱۸۶۹ء کا الہام براہین میں مندرج ہے۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے ۱۹۰۸ء میں آپ فوت ہوئے۔ زمانہ نبوی یعنی ۲۳ سال سے زیادہ عرصہ تک اس دعوے پر قائم رہنا۔ اور پھر آپکا کامیاب فوت ہونا اور قطع وتین نہ ہونا اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ آپ خدا کی طرف سے سچے مامور تھے۔ اور تاریخ کوئی مثال ایسی پیش نہیں کرتی۔ کہ جھوٹا مدعی نبوت باوجود اپنے دعویٰ نزول وحی من اللہ پر قائم رہنے کے اتنے سال زندہ رہا ہو۔ اس سلطنت دنیاوی میں کوئی جعلی حاکم زندہ نہیں رہ سکتا۔ فوراً اسے مواخذہ ہوتا ہے۔ تو کیا خدا کی سلطنت میں کوئی اس کی طرف سے جھوٹا فرستادہ بنکر سکھ پا سکتا ہے۔

(دوم) صادق رسول کا نشان ہو فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ یعنی غیب کا اظہار کسی پر نہیں کرتا۔ مگر رسولوں پر جسے پسند کرے۔ اس صفائی و کثرت کے ساتھ غیب کو رسولوں کے سوا کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ اب آپ کی مختلف پیشگوئیوں کو جن کی تفصیل حقیقۃ الوحی تریاق القلوب میں مل سکتی ہے آپ ملاحظہ فرمادیں اور مجھے اس زمانے میں کوئی انکے مقابل کا شخص بتاؤ جس کی پیشگوئیاں اس صفائی اور اس کثرت کے ساتھ باوجود شدید مخالفتوں کے پوری ہوئی ہوں۔ اور ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں اعلاء کلمۃ اللہ

مقصود ہو۔

مثال کیطور پر عرض کرتا ہوں۔ براہین احمدیہ میں ایسے وقت کا الہام درج ہے جبکہ آپکو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ (۱) ۱۸۸۲ء) کہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتوک من کل فج عمیق اور ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس ط فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنی وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آئینگے تجھے تحایف لائینگے۔ تو کثرتِ مخلوقات سے گھبرا کر ان سے منہ نہ پھیر لینا۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ تو لوگوں میں پہچانا جائے اور مشہور ہو۔ یہ باتیں ایسے وقت میں اعلان کی گئیں جبکہ بظاہر حالات کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ قادیان میں امریکہ افریقہ اور دور دراز علاقوں سے لوگ چل کر آئینگے۔ باوجودیکہ وہ ایک گاؤں ہے جس میں باعتبار لباس نہ باعتبار رہنے کہ باعتبار آب و ہوا۔ طرز معاشرت باشندگان تجارت کوئی خصوصیت اور دلکش چیز نہیں مگر خدا کا نشان پورا ہوا۔ اور اسوقت بھی قادیان میں اطراف واکناف عالم کابل مالابار کشمیر۔ غزنی۔ بنگال عرب و شام کے لوگ موجود ہیں۔ اور ہر ایک فرد خدا کا ایک نشان ہے۔ (۲) پھر ۶۔ فروری ۱۸۹۸ء کو اشتہار دیا۔ کہ مینے ملائکہ کو دیکھا۔ کہ وہ طاعون کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور اب یہ مرض اگر توبہ نہ کروگے۔ پھیلیگا۔ چنانچہ پھر اسکے بعد جو تباہی اس ملک ہند میں پڑی۔ اور جس طرح پر متفق اللفظ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ اس بیماری کا نہ کوئی علاج ہے نہ موسم مقررہ نہ کوئی قاعدہ (۳) ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو خوفناک زلزلہ آیا۔ اس کی نسبت پہلے بذریعہ اشتہار اطلاع دی عفت الدیار محلھا ومقامھا در زلزلہ کا دھکا۔ غرض اس قسم کے بیسیوں نشانات ہیں۔ کس کس کو گنواؤں۔ ابھی حال ہی میں دیکھو۔ تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد کا پرانا الہام تھا۔ ایران کی بدامنی اور بادشاہ کی معزولی سے کسطرح پورا ہوا۔ (۴) امریکہ میں ڈوئی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور جسکے جاہ و جلال کا یہ حال تھا کہ ایک شہر کی بنیاد رکھی سپیشل ٹرینیں چلتیں کئی کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اور جس نے اس گھمنڈ میں کہا۔ کہ میرا کام یہ ہے کہ مشرق و مغرب اور شمال جنوب سے لوگونکو جمع کروں۔ اور مسیحیوں کو اس شہر میں آباد کروں۔ یہانتک کہ

وہ دن آئے۔ کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹایا جاوے وہ حضور کی دعا سے بموجب پیشگوئی ہلاک ہوا۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں لکھا تھا۔ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تب بھی سمجھو اسکے صیہون پر آفت آنیوالی ہے (۵) پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم ہوا تھا اب ان کی دلجوئی کی جائیگی۔ یہ الہام ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو ہوا۔ تمام اعلیٰ افیسروں اور پارلیمنٹ سے بھی یہی جواب ملا۔ کہ تقسیم بنگالہ قطعی فیصلہ ہے۔ مگر آخر ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو کارونیشن دربار میں خود ملک معظم نے اپنی زبان مبارک سے اعلان تر میم فرما کر دلجوئی فرمائی۔

غرض یہ وہ شاہد صادق ہیں جن سے آپکا منجانب اللہ مامور ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اب میں دکھاتا ہوں۔ کہ وہ نشانات جو مہدی سے مخصوص تھے۔ وہ بھی آپ ہی کی ذات میں پورے ہوئے (۱) لکھا تھا کہ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ (سنن دار قطنی جلد ۵ صہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع انصاری)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے۔ کسی مہدی کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک تو چاند کو گرہن لگیگا رمضان میں گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ میں یعنی تیرہویں کو اور پھر سورج کو گرہن لگیگا۔ گرہن لگنے کی تاریخوں کے درمیانی رات میں یہ جو مشہور ہے۔ کہ پہلی رات کو گرہن لگیگا نہیں معلوم کہ لگیگا کسکو قمر کا اطلاق تین رات کے بعد ہوتا ہے ھو بعد ثلث لیال الی اٰخر الشھر (لسان العرب) پھر نظام شمسی میں تبدیلی قبل از قیامت خلاف ہے۔ آیت لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَھَآ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ (سورہ یٰسین)۔ یہ حدیث سنی شیعہ میں متفق علیہ ہے دیکھو فتاویٰ حدیثیہ مطبوعہ مصر صہ ۳۱ مولوی حافظ لکھوکے والے خوب سمجھے ہیں۔ اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں لکھتے ہیں۔ تیرہویں چن اٹھیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے۔ اور یہ حدیث مطابق ہے آیت فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذٍ

ابن المغو کے نشان ۱۳۱۳ھ ماہ رمضان میں پورا ہُوا۔

دوم ۔اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۹ میں حدیث درج ہے۔ کہ اذا نادیٰ منادٍ من السمآء ان الحق فی اٰل محمد وینادی من الارض ان الحق فی اٰل عیسیٰ ۔ یہ وہ وقت ہے۔ جب مسلمانوں (آل محمد) اور عیسائیوں (آل عیسیٰ) میں جنگ مقدس ہوئی۔ بمقام امرت سر تو ہمارے امام نے پیشگوئی کی جون ۱۸۹۳ء کہ وہ فریق جو عمداً حق سے گریز کر رہا ہے۔ پندرہ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ چونکہ اس نے اپنے خوف سے کچھ رجوع الی الحق کیا۔ اور آنحضرت کو دجال کہنے سے توبہ کی مہلت دیگئی لیکن پھر حق پوشی اور قسم کھانے سے انکار کرنے پر دوسرے پندرہ ماہ میں ۲۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو مر گیا۔

سوم ۔مسک العارف صفحہ ۱۸۱ دیکھیئے ابو جعفر باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جب ماہ رمضان میں جمعرات کو آواز آوے تو اسکو سنو (رواہ نعیم بن حماد) چنانچہ ۱۸۔ رمضان ۱۳۱۰ھ حضرت مسیح موعود کو مکاشفہ ہُوا۔ کہ ایک ملایک شداد وغلاظ میں سے باآواز بلند کہتا ہے کہ لیکھرام کہاں ہے (دیکھو برکات الدعا ٹائٹل) پھر دن کے آخر حصہ میں شیطانی آواز اٹھیگی۔ فلاں مظلوم مارا گیا (وفی اٰخر النہار صوت ابلیس ینادی الا ان فلاناً قد قتل مظلوماً) پھر لوگوں پر بہت مشکلات پڑینگی۔ مگر سچی آواز وہی ہے جو مہدی کے نام سے رمضان میں ہو (وعلامتہ ان ینادی باسم المہدی) چنانچہ لیکھرام کی نسبت ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء کو شایع فرمایا کہ ہیبت ناک طور پر چھ سال کے اندر ہلاک ہوگا (دیکھو برکات الدعا۔ کرامات الصادقین) چنانچہ اسکے قتل پر ۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء بہت شور وغوغا ہُوا۔ آپ کی خانہ تلاشی بھی ہوئی۔ مگر آخر وہی حق بات تھی۔ جو مہدی پر ظاہر ہوئی۔

چہارم دابۃ الارض کا ظہور ہُوا جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرمایا۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۔ (۲۰ النمل رکوع ۶) کہ جب انپر فرد جرم لگجائیگا۔ تو ہم زمین سے ایک کیڑا

رکا لینگے جو لوگوں کو زخم کریگا۔ اس سزا میں کہ وہ ہماری آیات پر ایمان نہ لاتے تھے۔ بلا شبہ یہ اجرام طاعونی کی طرف اشارہ ہے جو سب نے مان لیا۔ کہ زمین سے ہیں اور یہ جو بعض علماء نے لکھا ہے۔ کہ وہ ایک جانور ہے طول اسکا ۶۰ گز سر گائے کی مانند آنکھ خوک کی مانند کان مانند فیل۔ گردن مانند شتر مرغ سینہ مانند شیر دم مانند دنبہ وغیرہ ذالک (معیار المسیح) یہ اس بیماری کے تمثلات ہیں جو مختلف اشخاص کو ان کی فطرت و حالات کے مطابق نظر آئے۔ اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے۔ کہ بیماری آنے سے پہلے اونٹ ہاتھی وغیرہ کی شکلیں خواب میں نظر آتی ہیں۔

پنجم لیظھرہ علی الدّین کلہ کی پیشگوئی کا ظہور جس کے معنی ابو داؤد صفحہ ۲۳۰ جلد ۲ اسکی حدیث سے حل ہوتے ہیں ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام

جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں ہوا جب کہ تمام مشہور مذہبوں کے قائمقام موجود تھے۔ آپ کو ۲۱۔ دسمبر ۹۶ء الہام ہوا مضمون بالا رہا۔ سو اسکے مطابق ۲۷۔ دسمبر ۹۶ء باتفاق لوگوں نے تسلیم کیا۔ کہ یہ مضمون سب سے اعلیٰ ہے۔ پھر اسکے بعد نہ تو آپ کے دلایل کے سامنے کوئی عدو ٹھہرا نہ آپ کی دعا کے مقابلہ میں بشرط منظوری کوئی زندہ رہا اور یہ حدیث پوری ہوئی۔ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات۔ مشکوٰۃ حدیث نواس ریح نفس سے انفاس طیبہ و کلمات مقدسہ مراد ہیں۔ ورنہ مسیح کوئی سانپ نہیں۔ کہ اسکے دم میں کوئی زہریلا اثر ہو

ششم۔ خروج دجال و یاجوج ماجوج ۔ ان دونوں کے متعلق یہ بات مدنظر رہے۔ کہ ان کے حالات و اشکال حضور نبی کریم صلعم نے خواب و کشف میں دیکھے ہیں چنانچہ جہاں دجال کا ذکر ہے وبینا انا نائم رأیتنی اطوف بالکعبۃ الی آخر الحدیث۔ کہ میں سوتا تھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں فاذا رجل احمر × × × اعور العین × × قلت من ھذا قالوا الدجال (رواہ مسلم عن ابن عمرؓ) اسی طرح **یاجوج** کی نسبت ہے اکہ رسول اللہ صلعم یہ کہتے ہوئے اٹھے۔ لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب × × × وحلق باصبعیہ الابھام۔ جو اشارہ ہے ہزار کی طرف مکاشفات پڑھنے سے

بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ جب ہزار سال ہو چکینگے۔ شیطان اپنی قید سے چھوٹیگا۔ چنانچہ نبی کریم کے ہزار سال بعد ان اقوام کا ممالک غیر پر غلبہ ہوا۔

پس خواب و کشف کے معانی اسی علم کی کتابوں سے دیکھے جائینگے۔ یعنی تعبیر ناموں سے اور اسکا نام مجاز نہیں جیسا کہ سورہ یوسف کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے حضرت یوسف نے بادشاہ کے خوابوں کی تعبیر فرمائی۔

دوم۔ دجال کی نسبت لکھا ہے۔ کہ اس کے فتنے سے سب انبیاء ڈراتے آئے ہیں۔ اور یہ عظیم الشان فتنہ ہے۔ پس اس سے بچنے کے لیئے جامع الدعا الحمد میں ولا الضالین کا لفظ ہے۔ اور کنز العمال جلد ۶ میں حدیث ہے یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یہاں دجال کے لیئے جمع کا صیغہ ہے (۲) اور پھر دجال کی نسبت متفق علیہ اور صحیح حدیثیں متفرق ہیں ایک مشکوٰۃ کو اٹھایئے۔ اور مفصلہ ذیل اختلاف دیکھئے۔ جو میں نے معیار الصادقین میں لکھے ہیں۔

۱۔ دجال جوان ہے۔	۱۔ دجال زمانہ نبوی میں موجود
۲۔ چالیس روز رہے گا	۲۔ چالیس برس
۳۔ اسوقت سخت قحط ہوگا	۳۔ دجال کے تابعین بڑی آسایش میں ہونگے
۴۔ دجال کی دہنی آنکھ عیب دار ہوگی	۴۔ دجال کی بائیں آنکھ عیب والی
۵۔ دجال کی آنکھ انگور کی مانند ابھری ہوگی	۵۔ ابھری ہوئی نہ ہوگی بلکہ مٹی ہوئی۔
۶۔ بین الشام و العراق نکلیگا۔	۶۔ مشرق سے نکلیگا۔ تمیم داری نے مغرب میں دیکھا
۷۔ ایکدن سال کا ایکدن مہینہ کا ایکدن ہفتہ کا	۷۔ دن ایسے چھوٹے کہ جیسے ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگے اور جل بجھے۔
۸۔ جنت و نار اسکے ساتھ ہونگے۔	۸۔ روٹی پانی سے بھی ذلیل ہوگا۔
۹۔ مکہ مدینہ سے روکا جائیگا	۹۔ نبی کریم نے اسے کعبہ کا طواف کرتے دیکھا

سو اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ دجال کی وحدت نوعی ہے۔ اور یہ ایک قوم کا نام ہے۔ جبھی تو

حلیئے رنگ عمر شکل احادیث میں مختلف بیان کی گئی ہے۔ اور اسکی تائید لغت سے بھی ہوتی ہے دیکھو تاج العروس

الدّجال من الدجالۃ طائفۃ عظیمۃ یحمل لمتاع للتجارۃ۔ کہ یہ ایک طائفہ عظیمہ کا نام ہے۔ پھر نبی کریم نے جو یہ فرمایا۔ کہ من قرء العشر الاواخر من سورۃ الکھف عصم من فتنۃ الدجال (رواہ الترمذی) ومن حفظ عشر ایات من اول سورۃ الکھف عصم من فتنۃ الدّجال (مسلم کنز العمال جلد ۷ صـ ۱۴۳) اس میں سب کچھ بتادیا۔ کیونکہ سورہ کہف کے اول میں ذکر ہے۔ وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدًا (اور ڈرائے انکو جنھوں نے اللہ کا بیٹا قرار دیا) اور آخر میں ہے الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعًا جن کی تمام کوششیں دنیا کے سازوسامان میں لگی ہیں وہ عجیب عجیب صنعت کاریاں کرتے ہیں۔

سوم دجال کے لیئے جو کچھ لکھا ہے۔ اگر وہ اپنے ظاہر پر پورا ہونا تھا۔ اور واقعی اسکے نیچے ستر گز لمبا گدھا ہونا تھا۔ اور اسکی وہی شکل وشباہت طرز ہونی تھی۔ جو علماء اپنے ذہن میں جمائے بیٹھے ہیں۔ تو بتاؤ صحابہ میں اسکے متعلق کیوں اختلاف ہوا۔ اور کیوں ابن صیاد کو وہ دجال سمجھے حالانکہ وہ مدینہ میں تھا۔ اور دجال مدینے میں داخل نہیں ہوگا یہانتک کہ نبی کریم صلعم نے بھی تردید نہ فرمائی۔ بلکہ ان یکن ھو کہا۔ دیکھو مشکوٰۃ قصہ ابن صیاد کی احادیث۔ انی سمعت عمر یحلف علیٰ ذلك عند النبی صلعم فلم ینکر ہ متفق علیہ حضرت عمر جیسے جلیل القدر صحابی حضور نبوی میں قسم کھا کے کہتے ہیں۔ ابن صیاد دجال ہے۔ اور آپ انکار نہیں فرماتے یہ نہ کہئے عام دجالوں میں سے ایک دجال پر قسم کھاتے ہیں مشکوٰۃ الفصل الثانی میں روایت ہے کان ابن عمر یقول واللہ ما اشك ان المسیح الدجال ابن صیاد (رواہ ابوداؤد) یعنی المسیح الدّجال ابن صیاد ہے۔

چہارم۔ یاجوج ماجوج کا مادہ جو ہے۔ اجت النار اجیجًا تلھبت۔ آگ بھڑک اٹھی

اور اج الماء اجوجا پانی موجزن ہوا اس سے ظاہر ہوا۔ کہ وہ آگ و پانی سے کام لینے والی قومیں ہیں اور بائبل میں حزقی ایل باب ۳۸ آیت ۳۔ اے جوج روس اور مسک اور ٹوبال کے سردار کہکر بالکل ہی صاف کر دیا۔ اور لنڈن کے گلڈ ہال میں اس قوم کے مورثانِ اعظم کے سٹیچو ہین اور انکے نام یاجوج ماجوج ہیں۔ اب انکے متعلق جو خبریں آپ حدیث میں پڑہیں یہ ذہن نشین رکھیں۔ کہ قوم تو یہی ہے۔ دوم وہ انسان ہی ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے وولد یافث یاجوج ماجوج والترک (رواہ ابن عساکر) پس اگر ان کے کانوں کے لمبے ہونیکا ذکر ہوگا۔ تو ہم اس سے وہی مراد لینگے۔ جو کسی انسان کے متعلق یہ کہنے سے کہ اسکے کان لمبے ہیں۔ مراد لیجائیگی۔ اگر یہ ذکر ہوگا کہ وہ بحیرہ کا پانی پی گئے۔ تو اس سے یہ مراد ہے۔ جیسے کوئی انسان کسی دریا یا جھیل کو سکھا سکتا ہے۔

اصولاً مینے عرض کر دیا۔ اب جوں جوں آپ خبریں پڑھیں۔ ان اصولوں پر اسکے معنی کریں اول یہ کہ یہ خواب و کشف کے امور ہیں دوم جن قوموں کے یہ نام ہیں۔ وہ اولاد آدم سے ہیں۔ اور اس زمانہ میں ہمیں موجود نظر آتی ہیں۔ اور اسوقت اپنے پورے زور شور پر ہیں یہی انکے ظہور سے مراد ہے۔ ورنہ یہ زمانہ نبوی میں بھی موجود تھیں۔ ایسا ہی دجال کے بارے میں یہ یاد رہے۔ کہ وہ اولاد آدم سے ہے۔ اسکے متعلق جو عجائبات کا ذکر ہے انکو اسی حد تک ماننا چاہیئے۔ کہ خدا کیساتھ شرک لازم نہ آوے۔ اور انبیا کے معجزات کی ہتک نہ ہو مثلاً لکھا ہے۔ کہ وہ ایک مومن کو قتل کریگا۔ پھر زندہ۔ مگر پھر ذبح کرنا چاہیگا۔ تو قادر نہ ہوگا تو تعبیر الرؤیا کے مطابق اس سے مراد اسلام ہے۔ اسپر ایک بار حملہ کر کے پھر کبھی اس کے مٹانے پر قادر نہ ہو سکیگا۔

پنجم علامات قرب قیامت جو متفرق تھیں۔ انکا اکثر حصہ پورا ہو چلا ہے۔ چند عرض کئے دیتا ہوں۔ اول تو قرآن مجید میں ہے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۔ اور جب اونٹنیاں بیکار ہو جائیں چنانچہ حدیث میں ہے لینزلن ابن مریم . . . . ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا

اونٹنی کی سواری چھوڑ دی جائیگی - اب تو مدینہ کی طرف بھی ریل بن گئی - اور اس حدیث کی پیشگوئی بھی پوری ہو چکی - جو باب اشراط الساعۃ میں ہے کہ لا تقوم الساعۃ حتّٰی تخرج نار من ارض الحجاز تضئی اعناق الابل ببصرٰی - اور حاشیہ پر لکھا ہے - کہ قد تواتر انّہ خرج سنۃ اربع وخمسین وستماۃ نار من الحجاز . . . . وقد استضاء بہا ھضبات بصرٰی - یعنی آگ ۶۵۴ھ میں ظاہر ہوئی جس سے بصری کی پہاڑیاں روشن ہو گئیں (۲) واذا الجبال سیّرت - پہاڑوں کے چلائے جانے میں کیا شبہ ہے ہر علاقہ میں دیکھا جا سکتا ہے - پہاڑوں کے پہاڑ کھود کر دوسری جگہ لائے گئے - اور بڑی بڑی سلطنتیں تباہ ہو چکیں -

(۳) واذا النفوس زوّجت - اس پیشگوئی کے لیئے اس زمانہ سے بڑھکر کونسا وقت ہو سکتا ہے - جب کہ محکمہ ڈاک - ریل - تار - بے تار تار برقی کے ذریعے نفوس ایک حکم میں ہیں اب تو جہاز سمندر میں جاری ہیں - اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں پیغام بھیج رہے ہیں اپنے ہمکلام دوستوں کی تصویریں بھی سامنے آجاتی ہیں - (۴) واذا الصحف نشرت - یاد کرو ایک وہ زمانہ کہ قلمی کتاب دیکھنے کے لیئے ہزار ہزار کوس کا سفر کرنا پڑے - یا یہ زمانہ کہ چھاپہ کی وجہ سے ایک ایک کتاب کئی کئی شکلوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں تک چھپی ہوئی موجود ہے - پھر یا تو وہ زمانہ کہ مہینوں تک کوئی خبر نہیں ملتی - یا یہ کہ صبح و شام اخبار صحیفے نکلکر اکناف عالم میں پھیل جاتے ہیں -

پھر آپ مشکوٰۃ کا باب اشراط الساعۃ پڑھیں - انس راوی ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شراب الخمر - اشراط الساعۃ میں سے ہے کہ علم اٹھجائے جہل بڑھ جائے - زنا زیادہ ہو شراب پیا جاوے - دوسری حدیث میں فرمایا - اذا ضیعت الامانۃ جب امانت ضائع ہو - تو قیامت کا منتظر رہ (۳) تیسری میں فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتّٰی یکثر المال جب تک مال کی کثرت نہ ہو جائے (۴) تقی الارض

افلاذ اکبدھا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال پھینکیگی یعنی ہر قسم کی مادی ترقی ہوگی (۵)
لا تقوم الساعۃ حتّٰی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کا لشھر الخ قیامت نہیں قائم ہوگی۔ جب تک زمانہ قریب ہوگا۔ پس سال مہینے کے برابر ہوگا اور مہینہ جمعہ کے برابر اور دن گھڑی کے برابر۔ اب ریلوں مشینوں کے ذریعے سالوں کے کام مہینوں اور مہینوں کے کام دنوں میں ہوتے ہیں۔

(۶) ایک حدیث اسی باب میں بروایت ابو ہریرہؓ ہے۔ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ جب فئے دولتمندی بڑھانیکا ذریعہ سمجھا جاوے۔ اور امانت غنیمت سمجھی جائیگی۔ اور زکوٰۃ چٹی۔ اور دین کے سوا اور غرض کے لئے تحصیل علم ہوگی۔ اور زن مریدی کی جائیگی۔ اور ماں باپ کے حقوق کی نگہداشت نہ ہوگی۔ اور دوستوں کی خاطر باپ سے بگاڑ ہوگا۔ مسجد میں شور وشر کیا جائیگا۔ اور قوموں کے لیڈر فاسق ہونگے۔ اور قوم کی وکالت رذیل کرینگے۔ اور کسی کی عزت اسکے شر سے بچنے کے لئے کی جائیگی۔ اور رنڈیاں بڑھ جائینگی۔ اور آلات لہو ظاہر ہونگے۔ اور شراب علانیہ پی جائیگی۔ اور پچھلے لوگ پہلوں کو بیوقوف واولڈ فیشن کہینگے۔ اسوقت انتظار کرو۔ ریح حمرا (طاعون) کا اور زلزلہ کا اور خسف ومسخ وپتھروں کے گرنیکا اور نشان اس طرح ظاہر ہونگے جیسے ہار کی لڑی توڑ دی جائے۔ پھر موتی پے درپے گرنے شروع ہوں۔

غرض اس قسم کے نشانات قرب قیامت ہیں۔ جو پورے ہو چکے ہیں۔ اور وہ صدی بھی آچکی ہے۔ جس میں مسیح ومہدی کا ظہور ہونا تھا۔ اور پھر مسیح ومہدی کے متعلق جو نشان تھے۔ وہ بھی حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مبارک میں پورے ہوگئے۔ معلوم نہیں۔ اب قیامت کے سوا کس بات کا انتظار ہے۔ کیا جناب مرزا کی بیعت سے اسلئے انکار ہے۔ کہ موجودہ علماء نے اسپر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اول تو کئی علماء آپکے خدام کے خدام ہیں۔

دوم حجج الکرامہ ص ۳۶۳ میں صاف لکھا ہے۔ چوں مہدی علیہ السلام مقابلہ براحیاء سنت

دامانت بدعت فرمائید۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء باشند۔ گویند ایں مرد خانہ برانداز دین وملت ما است و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند۔ امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات جلد ۲۲ نمبر ۵۵ میں لکھتے ہیں۔ نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات اورا (عیسیٰ) از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ علماء مہدی کی جو خیالی تصویر اپنے دماغوں میں بنائے ہوئے ہیں۔ اسکے مطابق ظاہر نہیں ہوگا جبھی تو تکفیر کرینگے۔ دوم سچے مہدی کا یہ نشان بھی ہے۔ کہ اسپر کفر کا فتویٰ لگے۔ مگر اس کفر کے فتوے پر اعتبار کرکے بیعت سے انکار اخذ عزیز مقتدر سے سچا نہیں سکتا۔

دوستو! میں نہایت سچے دل سے عرض کرتا ہوں۔ کہ آنیوالا مہدی اور مسیح آچکا۔ نبی کریم نے جسقدر نشان بتائے تھے۔ وہ اس میں موجود تھے۔ حتّٰی کہ بین مھن ودیتین کا نشان ایسا تھا۔ اور کسی مدعی مہدویت میں موجود نہیں ہوا۔ دو زرد چادریں یوں تو ایک پیسے میں رنگی جا سکتی ہیں۔ مگر علم الرؤیا کے مطابق دو بیماریاں ہیں۔ جو بدن کے دونوں حصوں میں لازم حال تھیں۔ پھر فیتزوج و یولد لہ فرماکر اور یہ کہ یصلّی علیہ المسلمون فرمادیا۔ کہ اس کی تزویج پھر اسکی اولاد سب خدا کے نشانوں میں سے ہوگی۔ چنانچہ ہر سہ صاحبزادگان کی ولادت کی خبر قبل از وقت شائع فرمائی۔ اور پھر یہ فرماکر اسپر مسلمان نماز پڑھینگے۔ بتادیا۔ کہ مسلمان وہی ہے۔ جو **مسیح و مہدی** کے لیئے دعائے مغفرت و ترقی درجات مانگنے والا ہو۔

عمدۃ الاحکام۔ بخاری و مسلم کی فقہی احادیث کا مجموعہ جس میں کل احکام طہارت نماز روزہ زکوٰۃ حج بیع نکاح طلاق رضاع قصاص حدود کھانے پینے کے مسایل قریبًا آگئے ہیں با اعراب تحت اللفظ ترجمہ معتبر حاشیے خوشخط قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲ر پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح چنانچہ آپنے اسے مستورات کے درس میں بھی شامل کیا ہے + **ادعیۃ الاحادیث**۔ رسول اللہ صلعم کی فرمائی ہوئی دعائیں جو مختلف اوقات وحالات کے مناسب حال فرمائی ہیں با اعراب مترجم نہایت مفید مجموعہ ایک جلد کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ دو جلد کے لئے ۲ر تین جلد کیلئے ۳ر کے اس سے زیادہ کے لئے وی پی کی فرمایش قیمت ا

حضرت مسیح کی تصدیق

از کلام شیخ محی الدین ابن عربی

پیشگوئی

اور اس نوع انسانی میں شیث علیہ السلام کے قدم بہ قدم ایک لڑکا پیدا ہوگا اور ان کے اسرار وحی کا حامل ہوگا۔ اور اسکے بعد اس نوع انسانی میں پھر لڑکا نہ ہوگا (یعنی جو روحانیت میں ویسا کمال رکھتا ہو) اور وہی لڑکا خاتم اولاد ہوگا اور اسکے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی۔ یہ لڑکے سے پہلے پیدا ہوگی۔ اور لڑکا اس سے پیچھے پیدا ہوگا۔ اور لڑکے کا سر لڑکی کے دونوں پیروں کے پاس ہوگا۔ اور اس کی ولادت چین میں ہوگی۔ اور اس کی زبان اس شہر کی زبان ہوگی۔ اور اسکے بعد مرض بانجھ مردوں اور عورتوں میں سرایت کریگا۔ اور بغیر توالد اور تناسل کے نکاح کی بڑی کثرت ہوگی۔ اور وہ لڑکا انکو خدا کی طرف بلائے گا۔ لیکن کوئی قبول نہ کریگا۔ اور جب اللہ اُسکو اور اس زمانے کے مومنوں کو لے لیویگا۔ تو باقی لوگ مثل چارپائے اور بہائم کے رہجائینگے نہ حلال کو حلال جانینگے اور نہ حرام کو حرام سمجھینگے۔ اور طبیعت کے حکم سے شریعت اور عقل سے خالی ہو کر شہوت رانی میں تصرف کرینگے۔ اور پھر انہی پر قیامت قائم ہوگی صـ۱۲۳

حضرت اقدس نے اس پیشگوئی کی تشریح تریاق القلوب کے اخیر صـ۱۵۹ میں خوب فرمائی ہے

(ا) اصل مولد اسکا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے۔ چشمہ معرفت میں لکھا ہے۔ کہ "اسلام کے شایع ہونیکے بعد بہت سے مسلمان چین جا آباد ہوئے۔ اور ان کی تاثیر وعظ سے کئی کروڑ چینی مسلمان ہوگیا تھا۔ ممکن ہے بعض فارسی بھی وہاں جاکر آباد ہوگئے ہوں۔ پھر اسوجہ سے چینی کہلانا ایک لازمی امر تھا۔ ہمارا خاندان مغلیہ خاندان مشہور ہے۔" جو بلاشبہ صینی الاصل ہے

(ب) خاتم اولاد ہوگا یعنی اسکی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔

(ج) اسکا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی۔

(د) بانجھ کا عارضہ سرایت کریگا۔ یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رکیں گے۔ مگر کوئی صالح بندہ نہیں ہوگا۔ اور وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بلائیگا۔ مگر وہ قبول نہیں کرینگے۔

(ہ) اس بندہ حضرت احدیت کی پیدایش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق ہوئی۔ یعنی میں توام پیدا ہوا تھا۔ اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ یہ لڑکی صرف سات ماہ زندہ رہ کر فوت ہوگئی تھی۔

مسیح موعود حکم و عدل ہوگا

اور کبھی اس خلیفہ محمدی سے کوئی حکم حدیث کے خلاف واقع ہوتا ہے۔ تب لوگوں کو خیال ہوتا ہے۔ کہ یہ اجتہادی خطا ہے۔ حالانکہ اس طرح نہیں ہے بلکہ اس امام کے نزدیک وہ حدیث کشف کے طریقہ سے رسول اللہ سے ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اور اگر ثابت ہوتی۔ تو وہ اس کے موافق حکم کرتا . . . پس ایسے اختلافات آجکل کے خلیفے سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام سے بھی واقع ہوگا۔ جب وہ نزول فرمائینگے۔ اور بہت سے اجتہاد کے مشروع اور مقررہ احکام کو حضرت عیسیٰ اٹھا دینگے پھر اسکے اٹھ جانے سے حق مشروع کی اصل صورت ظاہر ہوگی۔ جس پر رسول اللہ صلعم تھے ترجمہ فصوص الحکم صـ ۱۵۳۔

نوائے محمود

یہ وہ دلچسپ پرسوز۔ رقت انگیز لاجواب نظم ہے۔ جو صاحبزادہ محمود احمدؐ صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لکھی۔ اور اسکی کاپیاں جس قدر چھپی تھیں۔ ہاتھوں ہاتھ بک گئیں اب یہی نظم سبز کاغذ پر جیبی تقطیع چھاپی گئی ہے۔ قیمت۔ فی جلد ۲ر کی ۱۲ عدد۔ ذی استطاعت احباب کو بہت سی کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کرنی چاہیئے۔ ملنے کا پتہ تشحیذ قادیان

یسرنا القرآن

وہ مشہور و معروف قاعدہ عربی جس سے بہت جلد قرآن شریف پڑھنا آسکتا ہے۔ دفتر تشحیذ میں ا ر پر ملسکتا ہے۔

قصیدۂ مہدویہ

حضرت اقدس کا قصیدہ عطلع علی اسرار بالی مع ترجمہ پنجابی منظوم پاکٹ بک سائز پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت ۔ ر ۱۲ عدد ۲ ر

خواص الائمہ

"ہم نے اپنے امام علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ لکھنا تھا۔ وہ لکھدیا۔ اہل نظر غائر نظر سے ایک خداترس دل لیکر اسے پڑھیں۔ اور پھر ہمارے شیعہ دوستوں کی ان بھول بھلیوں کو ملاحظہ فرمائیں۔ جن میں وہ بیچارے پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اجر جزیل دیگا۔ ان احباب کو جو اپنے بھائیوں کو اس تاریکی کے گڑھے سے نکال کر صداقت کے آفتاب سے منور کرینگے۔"

واضح خاطر ناظرین ہو کہ راقم آثم مضمون ہذا کی مراد ائمہ سے ائمہ اثنا عشر یعنی بارہ امام ہیں جنکو شیعہ صاحبان آنحضرت صلعم کے سچے خلفاء اور مخصوص اوصیا مانتے ہیں۔ ان بارہ کے سوائے وہ نہ خلفائے راشدین کی خلافت کو برحق جانتے ہیں۔ نہ خلفائے عباسیہ وغیرہ کی خلافت کو انکے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت علیؓ۔ حسینؓ۔ زین العابدینؓ۔ محمد باقرؒ۔ جعفر صادقؒ۔ کاظمؒ امام رضاؒ۔ تقیؒ۔ نقیؒ۔ حسن عسکریؒ اور ابو القاسم محمدؒ امام غائب جنکی پیدائش بقول شیعہ ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اور کوئی بارہ برس کے سن میں اچانک غائب ہو گئے۔ یعنی ۲۶۶ھ میں۔ اور جب سے ابتک غائب ہیں۔ ایک ہزار سال سے بھی زیادہ گذر گئے۔ شیعہ صاحبان جو خلافت نبوی کے لیئے ان بزرگوں کو مخصوص ٹھہراتے۔ اور دوسروں کو اس منصب جلیلہ کے اہل نہیں جانتے۔ تو اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ انھوں نے بہت سے خواص و علامات ان اماموں کی طرف منسوب کیئے ہیں۔ جو نہایت عجیب و غریب و قابل ذکر ہیں۔ مضمون ہذا میں انہی خواص کا بیان ہے جنکا معلوم کرنا امید ہے۔ کہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

اہل تشیع کے ایک مشہور فاضل کامل نے جن کا نام ملا عبد الرزاق لاہجی ہے۔ اپنی کتاب گوہر مراد میں ان خواص کا یکجائی طور پر تذکرہ فرمایا ہے۔ اصل کتاب زبان فارسی میں ہے۔

بخوف طوالت اسکا اردو میں لفظی ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ عام ناظرین کو سمجھنے میں دقت نہ ہو۔ وہو نذا
جان تو (اے مخاطب) کہ جو کچھ ساتھ دلیل و برہان کے شرائط امام سے ثابت ہے۔ وہ عصمت
ہے (یعنی امام وہ ہونا چاہیئے جو کہ خطا و نسیان وغیرہ سے معصوم ہو) اور اسکا عالم ہونا کتاب
و سنت کے احکام سے اور تدابیر رعایا و امور سیاست سے اور جو کچھ اسکے متعلق ہو۔ اور
افضل ہونا دوسری قوموں سے) امور مذکورہ ہیں۔ لیکن ثابت ہوا ہے نزدیک شیعوں کے
ائمہ طاہرین کی حدیث سے علاوہ امور مذکورہ کے چند خصوصیتیں زائد بھی جو کہ امام کی علامات
وصفات و خواص کا حکم رکھتی ہیں۔ اور وہ جاننا ہے تمام علوم کا اور جاننا سب امور کا جنکی
لوگونکو ضرورت ہے۔ خواہ یہ جاننا امور دین کے سوا بھی ہو۔ چنانچہ ہشام بن الحکم سے جو
امام جعفر صادق کے جلیل القدر اصحاب سے ہوئے ہیں۔ مروی ہے۔ کہ کہا انہوں نے میںنے
امام جعفر صادق سے ایک ہی دفعہ پانسو مسئلہ علم کلام کے متعلق پوچھا۔ اور ان سب سوالونکا
جواب باصواب پایا۔ اور نہایت تعجب سے جو مجھکو ہوا میںنے عرض کی آپکے قربان ہوں۔ امام پر
تو صرف کتاب اللہ و سنت و شریعت کا جاننا ہی واجب ہے۔ لیکن ایسے علوم کا جاننا
کیا ضرور تھا۔ فرمایا کیا تیرا خیال ہے۔ کہ خدا تعالے ایک شخص کو امام بنائے مخلوق کا اور اسکے
پاس وہ چیز ہی نہ ہو۔ جس کی ضرورت لوگونکو ہو منجملہ خواص کے ہے۔ پیغمبروں کے تمام علوم
کا جاننا اور تمام آسمانی کتابونکا علم اور تمام احکام قرآن اور اس کی تفسیر و تاویل کا علم ہونا۔
روایت ہے۔ کہ امت میں سے کوئی شخص تمام علوم قرآن پر حاوی نہیں ہوتا۔ مگر آئمہ
کرام اور نیز انکو معلوم ہے اسم اعظم اور روایت ہے امام باقر سے کہ اسم اعظم کے تہتر (۷۳)
حروف ہیں۔ اور ان میں سے ایک حرف آصف بن برخیا وزیر سلیمان کو عطا ہوا تھا جس
کی برکت سے ملکہ بلقیس کے تخت کو حاضر کر دینے پر قادر ہو گئے۔ اور ہمکو تو بہتر (۷۲)
حروف عطا ہوئے ہیں۔ اور باقی ایک حرف خدا کے پاس رہا۔ تا کہ علم غیب کا بھرم بنا رہے
اور امام صادق سے روایت ہے۔ کہ ان حروف میں سے عیسیٰ ابن مریم کو دو حرف دیئے

گئے تھے۔ اور ان سے کرتے تھے جو کرتے تھے۔ موسیٰ کو چار حرف دیئے گئے ابراہیم کو آٹھ حروف اور نوح کو پندرہ حروف اور آدم کو پچیس حروف اور خدا تعالےٰ نے جمع کئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر حروف اور ایک حرف اُن سے پردہ میں رکھا۔ اور علاوہ ازیں موسیٰ کا عصا ہے چنانچہ امام باقرؑ سے مروی ہے۔ کہ موسیٰ والا عصا در اصل آدم کا تھا یہاں تک کہ دست بدست حضرت شعیب تک پہنچا۔ ان سے ملا موسیٰ بن عمران کو اور اب وہ ہمارے پاس ہے۔ اور فرمایا کہ بہت تازہ اور نازک ہے۔ جیسے کہ ابھی درخت سے کاٹا گیا ہو جب ہم چاہیں باتیں کرنے لگتا ہے۔ اور وہ امام صاحب الزمان (بارھویں امام یعنی مہدیؑ) کے لئے رکھا گیا ہے۔ تاکہ اس سے وہی کام لیں۔ جو موسیٰ لیتے تھے۔ علاوہ اسکے سنگ موسیٰ ہے جس سے پانی کے چشمے بہتے تھے۔ اور وہ مہدی کے پاس ہے۔ اور نیز امام صاحب الزمان کے پاس ہے۔ خدا جلدی انکو ظاہر کرے۔ قمیص آدم کی اور انگشتری سلیمان کی اور علاوہ ازیں حضرت صلعم کے ہتھیار اور زرہ ہے۔ اور امام صادق سے مروی ہے کہ رسول صلعم کے ہتھیار ونکا ہونا مثل ہونے تابوت سکینہ کے ہے پاس بنی اسرائیل کے کہ جس گھر میں تابوت پایا جاتا تھا۔ نبوت اس خانوادہ کو ملتی تھی۔ اور ہم اہلبیت میں سے بھی جس شخص کے پاس رسول اللہ صلعم کے ہتھیار ہوں وہی امام ہے۔ علاوہ اسکے جفر احمر ہے اور جفر ابیض و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام اور صحیفہ ہے۔ جفر احمر سے مراد سرخ چمڑے کا صندوق ہے جس میں سلاح رسول بند ہیں۔ اور جفر ابیض سے مراد ایک (سفید چمڑے کا) صندوق ہے جو آدم کا تھا۔ اس میں بنی اسرائیل کے علماؤں کا علم اور خلفاء اور انبیاء کا علم محفوظ ہے اور جامعہ سے مراد ایک صحیفہ ہے۔ جسکا طول رسول اللہ کے گز سے اگر ناپیں تو ستر گز ہے۔ اس میں سب حلال و حرام کا بیان ہے۔ اور ہر ایک بات جس کی کہ خلقت کو ضرورت ہو۔ یہانتک کہ ذراسی خراش کی سزا بھی اور مصحف فاطمہ تو وہ مصحف ہے۔ کہ اس میں حضرت علی نے وہ سب اخبار دستخط خاص سے لکھے تھے۔ جو کہ جبرئیل یا کوئی اور فرشتہ القا کرتا حضرت فاطمہ کو

حضرت صلعم کی ماتم پرسی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حرام (حلال) کا بیان تو اس میں نہیں
بلکہ اس میں تو آئندہ واقعات کا علم مندرج ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ اس کا
حجم تمہارے قرآن مروّجہ سے تین گنا زیادہ ہے۔ اور صحیفہ سے مراد وہ کتاب ہے۔ جس میں پیغمبرؐ
کے املا اور جناب علیؑ کے دستخط سے کل حرام وحلال کا بیان ہے[1]۔ اور منجملہ خواص کے ملائکہ
کا نزول ہے اور نزول روح (القدس) کا ہے امام زمان ہر سال لیلۃ القدر میں اور باخبر کر دیا جاتا ہے
(امام کو) تمام امور سے جو کہ اس سال واقعہ اور شدنی ہوں۔ اور دیگر خواص یہ ہے۔ کہ امام محدث
ہوتا ہے۔ اور محدث سے مراد یہ ہے۔ کہ ملائکہ کی بات سن سکے۔ بغیر دیکھنے ان کے وجودوں کے
اور کتاب کافی کلینی (شیعہ کی پہلی حدیث کی کتاب) میں ملاقات الناس با امام جعفر صادق والی
حدیث میں مذکور ہے۔ کہ اماموں کے علوم قبیل تحدیث سے ہوتے ہیں (یعنے تحدیث بالملائکہ)
اور یہی وجہ ہے۔ کہ انکے علوم میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اور دیگر خواص سے یہ ہے کہ لوگونکے
اعمال انکو دکھلائے جاتے ہیں۔ یعنی ان کی رعیت سے جو کوئی جیسا کچھ نیک و بد کرتا ہے
امام کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ
والمؤمنون کی آیت میں جو مومنون ہے۔ اس سے امام صادق نے ایسے ہی مراد لیئے
ہیں۔ اور منجملہ خواص کے یہ ہے۔ کہ ہر جمعرات کو اماموں کے علوم زیادہ کئے جاتے ہیں اور
یہ بھی خواص سے ہے۔ کہ جو کچھ ملائکہ اور انبیاء اور رسولونکو معلوم ہوتا ہے۔ امامونکو بھی معلوم
رہتا ہے۔ اور دیگر یہ ہے کہ امام عاقل و عالم کامل اور مختون پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ کہ
کردہ جانتے ہیں۔ کہ ہم کس وقت فوت ہونگے۔ اور انہم لایموتون الا باختیارھم
یعنی وہ نہیں مرتے۔ مگر اپنی مرضی سے علاوہ اسکے اور خواص ہیں۔ جو ہماری احادیث
کی کتابوں میں خود اماموں سے مروی ہیں۔ فقط (کتاب گوہر مراد فصل دوازدہم مطبوعہ ایران)

معزز ناظرین! یہ خواص ایسے نہ صرف گوہر مراد میں ہی ہیں۔ بلکہ دوسری معتبر کتب

[1] اس صحیفہ کو کتاب علی بھی کہتے ہیں۔ اور اسکا حجم بروایت کافی دونٹ کی ران کے برابر ہے۔ اصل روایت میں شتر البعیر کے الفاظ ہیں +

شیعہ میں بھی شرح وبسط سے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اصول کافی کتاب الحجۃ وحیوۃ القلوب وحق الیقین علامہ مجلسی حتی کہ علامہ حائری صاحب مجتہد لاہوری نے بھی اپنی کتاب غایۃ المقصود میں انکا ذکر فرمایا ہے۔

اصول کافی میں ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ حضرت علیؓ ایک دفعہ رات کو باہر نکلے۔ اور آپ فرماتے تھے ھمھمتہ ھمھمتہ لیلتہ مظلمتہ خرج علیکم الامام علیہ قمیص آدم وفی یدہ خاتم سلیمان وعصا موسیٰ (اصول کافی کتاب الحجۃ صہ ۱۴۳ نولکشور لکھنؤ)

یعنی شیروں کی طرح گرجتے کہ اندھیری رات ہے۔ امام نکلا ہے تم پر آدم کی قمیص پہنے ہوئے اور اس کے ہاتھ میں سلیمان کی انگشتری اور موسیٰ کا عصا ہے۔

علامہ مجلسی اپنی آخری تصنیف حق الیقین حصہ اول باب در شرائط وجود امام میں بحوالہ کلینی وغیرہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ امام جیسے سامنے دیکھتا ہے۔ ویسے ہی پس پشت بھی دیکھ سکتا ہے۔ عالم ماکان ومایکون یعنی گزشتہ اور آیندہ کے حالات کو جانتا ہے امام کا سایہ نہیں ہوتا۔ اپنے پیروان پر والدین سے زیادہ شفیق ہوتا ہے۔ اسکی دعا قبول ہوتی ہے یہانتک کہ اگر پتھر پر دعا کرے۔ تو دو ٹکڑے ہو جائے۔ امام اور خدا تعالےٰ کے درمیان ایک نور کا عمود ہوتا ہے۔ جس سے بندگان خدا کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ اور جو امر امام پر پوشیدہ رہ جاتے ہیں۔ اس عمود کو دیکھتے ہی جان لیتا ہے۔ سب لغات اور زبانوں سے واقف ہوتا ہے۔ سب جانوروں کی بولیاں اس سے مخفی نہیں ہیں۔ سب کو سمجھتا ہے۔ مردوں کو زندہ کر لیتا ہے۔ مسافت بعیدہ کو تھوڑے وقت میں طے کر لیتا ہے۔ بلکہ ایکدن سے بھی کمتر وقت میں جہاں پہنچنا منظور ہو پہنچ جاتا ہے۔ بادل پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور ملکوت زمین و آسمان میں سیر کر سکتا ہے۔ کبھی تو فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے۔ کبھی تو روح القدس سے جو جبرئیل اور میکائیل سے بھی بڑا ہے روبرو ہو کر القا پاتا ہے۔ کبھی الہام پاتا ہے۔ ہر آن و ہر ساعت

میں علم الٰہی کے میلائے ناتمنا ہی سے اسپر بارش ہوتی ہے۔ جس شخص کو دیکھتا ہو اسکی پیشانی سے کفر وایمان ونفاق کو دریافت کرلیتا ہے جس درخت یا پتے یا پتھر پر نظر کرے۔ اس سے ایک علم اُس پر ظاہر ہوجاتا ہے۔ اور تمام قرآن اور اس کا ظاہر وباطن ستر بطن امام کے لیے مخصوص ہے ہر جمعہ کی رات کو روح مقدس حضرت رسول اور دیگر اماماں پاک کے ارواح اور امام زمان کے روح پر فتوح کو اجازت دی جاتی ہے۔ کہ آسمانوں میں جائیں حتی کہ عرش عظیم الٰہی تک جا پہنچتے ہیں۔ اور عرش کے اردگرد سات دفعہ طواف کرتے ہیں۔ اور ہر پایہ عرش کے پاس دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ اور پھر اپنے نورانی بدن میں خوشی خوشی واپس آجاتے ہیں ہر صبح وشام وہر ہفتہ وماہ کو اس امت کے نیک بد اعمال آنحضرت صلعم اور ارواح ائمہ کرام اور امام زمان کے آگے پیش ہوتے ہیں۔ یہ در ودیوار یہ پہاڑ انکے علم کے سد راہ نہیں ہوسکتے۔ اور جو کچھ کہ مشرق ومغرب میں واقعہ ہورہا ہے۔ اس سے انکو آگاہ کیا جاتا ہے۔ انتہٰی ترجمہ اصل فارسی

پیارے ناظرین! یہ وہ خواص ہیں۔ جو قدیم سے شیعہ کی معتبر کتابوں میں منقول ہیں اور امید نہیں کہ کسی شیعہ صاحب کو اس سے انکار ہوسکے۔ آجکل تو شیعہ کے مباحثے ہی سرد پڑ گئے ہیں۔ اور اگر کہیں ہوتے بھی ہیں۔ توان سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ بندہ نے نہ بہ نیت تجدید تنازعات بلکہ محض بغرض اصلاح وہمدردی طریق مناظرہ ان خواص کو جمع کرکے ہدیہ ناظرین کردیا ہے شیعہ کا ان کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہوگا۔ اور جو باخبر مبصر ہیں۔ وہ ان عقاید پر غور کرکے تسلی بخش نتایج واصول فیصلہ مباحثات قدیم خود تجویز کرسکینگے۔ نہ تبرا بازی کی ضرورت ہے۔ نہ کسی دلآزار خطاب کی جنکو تحقیق حق کا شوق ہو مزے سے باہم بیٹھکر خود پڑھیں۔ اور شیعوں کو سنائیں میرا ارادہ ہے۔ اور ارشاد بھی ہوا ہے۔ کہ اسی طرح پر سنیوں کے عقاید کے متعلق مضمون لکھا کروں خدا کرے کہ اس سے طالبان حق کو بصیرت حاصل ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی احمدی

بقایا دار توجہ فرماویں

جن صاحبان نے تاحال ۱۲؁ بلکہ ۱۰؁ و ۱۱؁ کا چندہ نہیں دیا۔ جلد ادا فرماویں۔ مینیجر

معارف قرآن مجید

ازافادات حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ

ایمان بالآخرۃ کسکو نصیب ہوتا ہے

بعض لوگ قرآن مجید کی اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ ۱ سورہ بقرہ رکوع ۸) سے غلط فہمی میں پڑے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے۔ کہ جو لوگ مسلمان ہوں یہودی ہوں۔ صابی ہوں جو ایمان لائیں اللہ پر اور روز آخرت پر اور عمل کریں نیک پس ان کے لئے رب کے حضور اجر ہے۔ نہ انکو خوف ہے نہ حزن مطلب یہ ہے کہ بس اللہ کو مان لینا اور روز آخرت پر ایمان نجات کے لیئے کافی ہے مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے متعدد مقامات میں اس مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے۔ کہ یوم آخرت پر ایمان لانا کن لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ سورہ بقرہ کا ابتدا ہی پڑھیئے فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ یعنی جو ایمان لاتے ہیں اسپر جو تیری طرف نازل کیا گیا یعنی قرآن اور جو اتارا گیا تجھ سے پہلے اور آخرت پر یقین بھی انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے (۲) پھر فرمایا وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ (پ ۷ سورہ انعام رکوع ۱۱) یہ کتاب جسے ہم نے اتارا مبارک ہے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنیوالی اور تا تو ڈراوے ام القریٰ اور اس کے آس پاس والوں کو اور جو آخرۃ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ اس قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں اور پھر وہ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں) یعنی یوم الآخرۃ پر ایمان انہی کے حصے میں آتا ہے جو قرآن مجید پر ایمان

اور نماز پنجگانہ قائم رکھیں (۳) پھر پارہ ۵ سورہ محصنٰت رکوع ۲۰ میں بتایا ہے کہ خدا کے نزدیک کون مسلمان ہے۔ اور نجات کے لئے کن باتوں پر ایمان ضروری ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے فرستادے پر اور کتاب پر جو اپنے رسول پر آتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری۔ اور جو اللہ سے انکار کرے اور اسکے فرشتوں سے اور اسکی کتابوں سے اور اسکے رسولوں سے اور یوم آخر سے وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

یعلمون الناس السحر

سحر کے کئی ایک اقسام ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں (۱) ترکیب وتحلیل کا علم (۲) پولیٹکل اکانومی۔ پالٹیکس (۳) ہاتھ کی چالاکی (۴) قوت نفس جس میں توجہ سے کام لیا جاتا ہے سلب امراض وحب عداوت کے کام لئے جاتے ہیں (۵) توہمات یعنی ارواح خبیثہ سے تعلق پیدا کرکے پھر ان سے کام لینا یہ تعلق پیدا کرنے اور پھر اسکو قائم رکھنے کے لیے عجیب عجیب کام انکو کرنے پڑتے ہیں۔ ہر وقت جنبی رہتے ہیں۔ مرگھٹ کی آگ پر مردوں کی کھوپریوں میں کھانا پکاتے ہیں۔ انسانی چمڑے پر بیٹھتے ہیں وغیر ذالک ایسے لوگ بھی ہم نے بچشم خود دیکھے ہیں۔ جو سورج کو چڑھنے کے وقت سے ڈوبنے تک برابر دیکھتے رہتے ہیں پھر ان کی قوت نفس بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ غیر معمولی کام دنیا میں کرسکتے ہیں۔

پارہ اول کی سات پیشگوئیاں

یوں تو قرآن مجید کا لفظ لفظ اعجاز ہے۔ اور آیت آیت نشان لیکن اس سے پہلے پارہ میں یہ سات پیشگوئیاں بہت زبردست ہیں

۱۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؕ جو ایمان لائے جنھوں نے عمل صالح کئے۔ ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں پڑی بہ رہی ہیں۔ دنیا میں اسکا نظارہ یوں نظر آیا۔ کہ وہ تمام

ممالک جو بوجہ اپنے باغات اپنی زرخیز زمین اور چشموں اور نہروں کے مشہور ہیں۔ مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور ایک ملک کے بعد دوسرا ملک اسی جیسا جب فتح کرتے۔ اور یہ فتوحات پیہم ہوتی تھیں تو اس آیت کے معنے کھلتے تھے کُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ط یعنی جب جنت سے کوئی پھل انکو دیا جائیگا تو وہ پکار اٹھینگے یہ تو وہی ہے۔ جو پہلے ہم کو دیا چکا ہے۔ اور دیئے جائینگے اس جیسا اور

دوم) اولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ط یعنی جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ اللہ کے دیئے سے دیتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں اسپر جو تیری طرف اتارا گیا۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلا نازل کیا گیا۔ اور آخرت پر یقین لاتے ہیں یعنی مسلمان وہی مظفر و منصور ہونگے چنانچہ آخر ایک زمانہ نے دیکھا۔ کہ صحابہ اپنے تمام مخالفین پر فتحیاب ہوئے۔ اور اپنی ہر ایک آرزو میں کامیاب ہوئے۔

سوم لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط جس قدر خوف صحابہؓ کو درپیش تھے۔ آخر وہ سب کے سب جاتے رہے۔ وہ سعادتمند لوگ نہ صرف خود امن میں ہوئے۔ بلکہ ایک جہان میں امن پھیلا۔ جو خوف پیش آیا۔ وہ دور کیا گیا۔ اور کوئی حزن نہ تھا۔ جو ان کے لیئے قائم رہتا۔

چہارم اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ط یعنی اے نبی ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا بھیجا چنانچہ ماننے والوں کو بشارتیں عطا ہوئیں۔ اور منکروں کو سزائیں ملیں یہ نظارہ بھی ایک دنیا نے دیکھا۔

پنجم وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ مشرق اور مغرب اللہ کا ہے پس اے صحابہ جدھر تمہارا رخ ادھر ہی اللہ کا رخ اللہ تعالے کشایش والا اور جاننے والا ہے۔ اس آیت میں جو پیشگوئی تھی۔ وہ جس شان و شوکت سے پوری ہوئی بڑے بڑے معاندین و مخالفین اسکے قائل ہیں۔ صحابہ کو خدا نے وہ عزم وہ ہمت وہ برکت دی۔ کہ جدھر انہوں نے گھوڑوں کی باگیں اٹھائیں۔ فتح و ظفر استقبال کو آئی جس ملک پر فوج کشی کی۔

فوراً تصرف میں آیا۔

ششم۔ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

یعنے اگر یہ کفار روگردانی کرتے ہیں۔ تو سوا اسکے اور کوئی بات نہیں کہ یہ پرلے درجے کی مخالفت وضد میں ہے۔ ان سب کے لیئے اللہ تجھے کافی ہو اور وہ سمیع علیم ہے۔

اللہ اللہ تمام عمایدؔ و رؤسا مکہ بلکہ بڑی بڑی ملک عرب کی بہادر قومیں ایک طرف عرب ہی کی نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ ایران و شام والوں نے بھی بڑا بڑا زور لگایا۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ نہ صرف مال بلکہ اپنی جان تک ضایع کرنے سے انہوں نے دریغ نہیں کیا۔ لیکن اس ساری جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کامیاب ہوئے اور یہ تمام مخالفین ناکام سارا جہان ایک طرف۔ اور محمد عربی صلعم ایک طرف۔ ایک اللہ نے سب کے مقابل میں کیسی کفایت کی تاریخ عالم اسپر شاہد ہے ہمیں ظاہر کرنے کی حاجت نہیں۔

صفا و مروہ | وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط البقرہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم خوف جوع نقصان مال جان وپھل کے ذریعے تمہارے اندرونی صفات کو ظاہر کرینگے۔ اور صابروں کو بشارت دے جن کا یہ حال ہے۔ کہ جب انہیں مصیبت پہنچے تو وہ حال و قال سے کہتے ہیں۔ ہم اللہ کے لئے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں۔

صبر کی مختصر حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان ہر ایک نیکی اور نیک بات پر جما رہے۔ بدی سے رکا رہے۔ گویا صبر تمام نیکیوں کا جامع ہے۔ مشکل کیوقت بدی سے بچنا ہی تو صبر ہے۔ شہوت میں عفت غضب کیوقت حلم حرص کے مقابل میں قناعت وقار استقلال ہمت عزم پر کار فرما رہنا۔ شرع وعقل سلیم کی مخالفت نہ کرنی یہ سب صبر ہے اس صبر اور پھر اسپر اجر کی ایک مثال بیان فرمائی ہے۔ اور وہ صفا و مروہ ہے۔ جسکو اللہ تعالےٰ نے شعائر اللہ سے قرار دیا ہے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے اسمٰعیل کے ساتھ حکم الٰہی کے ساتھ چھوڑ دی گئیں۔ وہاں آپ نے صبر سے کام لیا۔ تو اس کا جو انجام ہوا۔ وہ صفا و مروہ پر جا کر دیکھ لو۔ کہ کیسی گھمسان کی آبادی ہے۔ اور کس طرح پر دور دراز علاقوں سے لوگ دیوانہ وار وہاں دوڑتے آتے ہیں اور کس طرح پروہ مقام جو بالکل ایک ویرانہ تھا۔ خدا کے فضل سے مرجع خلایق بن رہا ہے اور کس کثرت کے ساتھ برکات کا نزول ہوتا ہے پھر فرماتا ہے۔ کہ حضرت ہاجرہ کی بھی خصوصیت نہیں بلکہ جو صبر کرے اجر پائیگا۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ط

خانہ کعبہ | تحویل قبلہ کے بارے میں بہت سی بحثیں ہیں۔ اور آجکل تو زیادہ تر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان کعبہ کی عبادت کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے کیونکہ عبادت تو یہ ہے۔ کہ جلب نفع و دفع مضرۃ کے خیال سے کسی کی غایت درجہ تعظیم کیجائے اور کعبہ نہ تو نافع ہے۔ نہ ضار پس عبادت کعبہ کی نہیں کیجاتی بلکہ رب الکعبہ کی

(۲) ساری نماز پر اول سے آخر تک غور کرو کعبہ کی مدح وثنا اس میں کہیں بھی نہیں۔

(۳) عبادت کی جاتی ہے اس کی جو حسن و احسان کا سرچشمہ ہو جو صمد ہو۔ مگر کعبہ اس کا مصداق نہیں۔

(۴) کسی کی طرف منہ کرنا یہ امر کوئی عبادت نہیں کہلاتا۔ کیونکہ تمام آدمی آخر کسی نہ کسی طرف منہ کر کے ہی کھڑے ہوتے ہیں پھر نماز میں نیت استقبال الی القبلہ شرط نہیں۔

(۵) ایک حکم ہوتا ہے ایک حاکم پس ہم تو حاکم کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اور اس طرح پر قبلہ رخ نماز ادا کرنا۔ خانہ کعبہ کی عبادت نہیں۔ بلکہ اس حکم کے دینے والے کی عبادت ہے۔

(۶) ایاک نعبد وایاک نستعین میں اقرار کیا جاتا ہے۔ کہ زبان و دیگر جوارح سے اے رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ پس قبلہ رخ ہونا کعبہ کی پرستش کسطرح بن سکتا ہے۔ اور نماز شروع کرتے ہی انی وجهت وجهي للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین پڑھا جاتا ہے۔ جس سے تمام ایسے اعتراض دفع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی کوئی گنجایش باقی نہیں رہتی۔

(۱) اس کعبہ کی نسبت بائبل میں بھی بہت سی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں اور انہی میں حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل اور پھر حضرت نبی کریم صلعم کی بعثت کا مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو پیدائش باب ۱۶ آیت ۱۰ پھر خداوند کے فرشتے نے اسے (ہاجرہ کو) کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا۔ کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے پھر دیکھو ۱۷ باب اور پھر ابراہیم نے خدا سے کہا۔ کہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے ××× اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دونگا اور اسے بہرہ مند کرونگا۔ اور بہت بڑھاؤنگا۔

(۲) یسعیاہ باب ۴۲ پڑھیے "دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائیگا۔ وہ نہ چلائیگا۔ اپنی صدا بلند نہ کریگا۔ اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سنائیگا۔ وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑیگا۔ اور دہکتی ہوئی بتی کو نہ بجھائیگا۔ وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے۔ اسکا زوال نہ ہوگا۔ اور نہ مسلا جائیگا۔ جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور بحری ممالک اسکی شریعت کی راہ تکیں"

(ب) میں خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا۔ میں تیرا ہاتھ پکڑونگا۔ اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لیئے تجھے دونگا۔

(ج) اے بحری ممالک اور ان کے باشندو اتم زمین پر سرتاسر اسی کی ستائش کرو۔ بیابان اور اسکی بستیاں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائینگے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکارینگے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کرینگے بحری ممالک میں اسکی ثناخوانی کرینگے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا وہ چلائیگا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے بلائیگا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بھاری کریگا۔

(د) خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ شریعت کو بزرگی دیگا اور اسے عزت بخشیگا

(ہ) کیونکہ انھوں نے نہ چاہا کہ اسکی راہوں پر چلیں۔ وہ اسکی شریعت کے شنوا نہ ہوئے۔ اسلیئے

اسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اسپر ڈالا۔

یہ آیت پکار پکار کر بتلا رہی ہیں۔ کہ موسوی شریعت کے بعد پھر ایک کامل شریعت بنی آدم کو ملنے والی ہے۔ اور وہ ملک عرب میں ہوگی۔ اور مئے سرے سے خدا کی توحید قائم ہوگی۔ جو اسکی مخالفت کریگا۔ وہ پیسا جائیگا۔ اور ہلاک ہوگا۔

پھر پڑھو ساٹھواں باب۔ میں اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا . . . اسکے بدلے کہ تو ترک کی گئی اور تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کسی آدمی نے تیری طرف گزر بھی نہیں کیا۔ میں تجھے شرافت دائمی اور پشت در پشت لوگوں کا سرور بناؤنگا۔ . . . . آگے کو کبھی تیری سرزمین میں ظلم (بت پرستی) کی آواز سنی نہ جائیگی۔ اور نہ کہ تیری سرحدوں میں خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھیگی : . . . تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈھلیگا۔ اور تیرے چاند کو زوال نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا۔ اور تیرے نام کے دن آخر ہو جاینگے اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے۔ وہ ابد تک سرزمین کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتھ کی کاریگری ٹھہرینگے۔ تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو۔ ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہونگے اور ایک حقیر سے ایک قوی گروہ ہوگی۔ میں خداوند اسکے عین وقت میں یہ سب کچھ جلد کرونگا۔

تمام قوموں کو دیکھو۔ بیت اللہ صرف مسلمانوں کے ہی کے قبضے میں ہے۔ اور وہیں سے بت پرستی کا نام ونشان تک مٹا یا گیا۔ اور وہی ایک سے ہزار ہوئے اور حقیر تھے پھر قوی بنے۔ پھر اعمال ۳ ب پڑھیئے اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آئیں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ضرور ہے۔ کہ آسمان اسے لئے رہے اسوقت تک کہ سب چیزیں جنکا ذکر خدانے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا۔ اپنی حالت پر آئیں۔ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا۔ کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھائیگا۔ جو کچھ کہ وہ تمہیں کہے۔ اسکی سب

سنو اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔ خوب غور کر کے دیکھو کہ مسیح کے دوبارہ نزول سے پہلے حضرت موسیٰ کی پیشگوئی کے مطابق بنی اسحاق سے نہیں بلکہ بنی اسمٰعیل سے ایک نبی ضرور مبعوث ہونیوالا تھا۔ یہ ایسی صاف اور صریح پیشگوئی ہے۔ اسکی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اللہ تعالےٰ نے پارہ سوم سورۃ البقر رکوع ۳ میں بتایا ہے۔ کہ وہ کیونکر دنیا میں احیاء و امانت یعنی ویرانی سے آبادی کرتا ہے۔

پہلے تو اس مضمون پر ایک مباحثہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مجوس قوم کے ایک شخص کے ساتھ ہوا۔ ان اتٰہ اللہ الملک میں ہ ضمیر کا مرجع اگر حضرت ابراہیم ہوں۔ تو اشارہ ہے۔ وکذٰلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض ط (انعام ۹/۱۶)، کی طرف اور اگر مرجع وہ خصم عنید ہو۔ تو یہ کہ مخالف کسی جاگیر و جائداد پر تصرف رکھتا تھا۔ بعض نادانوں کو اس بات نے بہت گمراہ کیا ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ ناموں کی تدقیق و تحقیق میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اصل مقصود کی طرف توجہ نہیں رہتی۔ بعض لوگوں نے اس مخالف کو نمرود سمجھا ہے۔ اور پھر یہ اعتراض پیش آیا۔ کہ آیا نمرود حضرت ابراہیم کے زمانے میں تھا بھی یا نہیں۔ حالانکہ اثبات کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم خواہ مخواہ ناموں کے پیچھے پڑ جائیں۔ کوئی ہو ہمنے تو یہ دیکھنا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا ربی الذی یحی و یمیت میرا رب ہے جو آباد کرتا ہے۔ اور ویران کرتا ہے احیاء و اماتت کے اس مقام پر یہی معنے ہیں۔ کیونکہ مردوں کا اس دنیا میں زندہ کرنا سنت اللہ نہیں۔ اس مخالف نے بھی یہی مطلب سمجھا۔ اسواسطے جواب میں کہا انا احی و امیت کہ میں آباد سے ویران اور ویران سے آباد کرتا ہوں کسی کو جاگیر دیدی انعام دیا آباد ہوگیا۔ کسی کو لوٹ لیا۔ ویران ہوگیا۔ چونکہ یہ جواب بہت ناقص تھا۔ اور وہ مجوسی (قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ امر واضح ہے۔ کہ ابراہیمؑ کے مقابلہ میں مجوس قوم تھی۔ اور مجوسی اجرام سماوی کی پرستش کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم نے کئی کئی رنگوں میں انپر اتمام حجت کی۔ مثلاً ایک جگہ کوکب قمر سورج کو بطور استفہام انکاری ھٰذا ربیّ

کہکر پھر نتیجہ نکالا ہے یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ؕ مجوسیوں نے بہت برا اثر پھیلایا۔ ایران کے لٹریچر میں اجرام کی تعریف پائی جاتی ہے۔ بعض مسلمان بھی اس اثر سے متاثر ہوگئے۔ سکندر نامہ دیکھو پھر ابوالفضل کی تصانیف جسمیں آفتاب کو حضرت نیر اعظم لکھا گیا ہے) تھا اسلئے حضرت ابراہیم نے اسے خوب جواب دیا۔ کہ یہ آبادی و ویرانی تو اجرام سماوی کے اثر سے وابستہ ہے۔ جب آپ محی و ممیت ہیں۔ تو گویا آپ کو دعویٰ ہے۔ کہ سورج پر بھی میں ہی حکمران ہوں۔ اور یہ اجرام سب تمہارے ماتحت ہیں۔ حالانکہ یہ اسکے اور اسکی جماعت کے عقاید کے خلاف تھا۔ اسلئے وہ یہ جواب سن کر فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ ؕ مبہوت رہ گیا۔ یعنی اگر سورج تمہارے ماتحت ہے تو اپنا تصرف دکھاؤ۔

دوم۔ ایک اور شخص کا ذکر ہے۔ جو ایک بستی کے قریب سے گزرا۔ اور از راہ استعجاب کہنے لگا۔ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ ؕ یہاں بھی لوگوں نے بحث کی ہے۔ کہ وہ کافر تھا یا قیامت کا منکر تھا۔ یا مومن تھا۔ بلکہ نبی تھا بعض کے نزدیک یرمیاہ بعض کے عزیر بعض کے حزقیل تھا۔ حالانکہ یہ بحث فضول ہے تواتر اور پھر یہودیوں کی تاریخ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ بستی یروشلم تھی جو بخت نصر بابلی کے ذریعے تباہ ہوئی حزقیل نبی گزرے اللہ تعالےٰ نے انہیں رؤیا میں اس کی آبادی کا نظارہ دکھایا رؤیا کا ثبوت ایک تو حزقیل نبی کی کتاب سے ملتا ہے۔ جو بلا اختلاف یہود کے نزدیک مسلم ہے اسمیں لکھا ہے دیکھو ۳۷ باب میں خداوند کا ہاتھ مجھپر تہا . . . اور اس وادی میں جو ہڈیوں سے بھرپور تھی مجھے اُتار دیا . . . پھر اس نے مجھے کہا۔ کہ تو ان ہڈیوں پر نبوت کر اسی نبوت سے (وہ آیت ہوئی) اور ان سے کہہ اے سوکھی ہڈیو اتم خدا کا کلام سنو؟ . . . دیکھو تمہارے اندر میں روح داخل کرونگا۔ اور تم جیوگے . . . اور گوشت چڑھاؤنگا . . . تب اسنے مجھے کہا کہ اے آدم زاد یہ ہڈیاں سارے اسرائیل ہیں دیکھ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری ہڈیاں سوکھ گئیں اسلئے تو نبوت کر . . . کہ دیکھ اے میرے لوگ میں تمہاری قبروں کو کھولونگا۔ اور تمہیں تمہاری قبروں سے باہر نکالونگا۔ اور اسرائیل کی

سبز اور سات بالیاں خشک لاؤ نگا۔"

دوم اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ (تو سو سال رہا۔ اور وہ خواب دیکھنے والا کہتا ہو لبثت یوما او بعض یوم۔ دن یا اس کا کچھ حصہ اور پھر اسکے قول کی اللہ تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ کہ تو اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھ انپر سال نہیں گزرے۔ اور گدھے کو دیکھ لو۔ ویسے ہی کھڑا ہے بس یہ دو باتیں سوائے رؤیا کی کہیں جمع نہیں ہو سکتیں چنانچہ اسکی مثال سورۃ یوسف میں اس بادشاہ کا خواب ہے جس نے بعض یوم میں سات سال کے قحط کا نظارہ دیکھا۔ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّىْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ (میں سات گائیں موٹی دیکھتا ہوں کھاتی ہیں انکو سات دبلی اور سات بالیں سبز اور دوسری سوکھی) یوسفؑ اسکی تعبیر فرماتے ہیں تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا غرض حزقیل نے نبوت کی کہ یہ بستی سو سال میں پھر آباد ہوگی۔ اور پھر بنی اسرائیل اپنی سرزمین میں آئینگے چنانچہ ستر سال گزرنے پر دانیال نبی کی معرفت بنی اسرائیل کو سمجھایا گیا کہ فارس کے بادشاہوں سے تعلقات قائم کرو۔ پھر ان کی مدد سے وہ تیس برس میں آباد ہو گئے یہ دوسرا ثبوت ہے اس کا کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

سوم حضرت ابراہیم اور چار پرندوں کا واقعہ ہے۔ جب حضرت خلیل نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ کہ کس طرح پر ویرانی سے آبادی ہوگی۔ تو خدا نے اپنی صفت ربوبیت کی طرف توجہ کیا۔ کہ تم چار پرندوں کو پالو۔ اور انہیں اپنی طرف بلاؤ چلے آئینگے۔ اسی طرح پر میری ربوبیت ایسے اسباب مجتمع کریگی۔ جو اس بستی کو آباد کر دے۔

دلچسپ نکتہ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے اللہ کا ذکر کرو اپنے باپوں کی مانند۔ اس میں یہ سمجھایا۔ کہ ہر ایک شخص کا باپ ایک ہی ہوتا ہے۔ اللہ بھی ایک ہی مانو۔

نکات حدیث

ازافادات حضرت نوس ادام اللہ مجدہٗ

اہتزاز عرش سے کیا مراد ہے

بخاری شریف میں آیا ہے۔ اھتز العرش علیٰ موت سعد بن معاذ یعنی بن معاذ کی وفات پر عرش ہلگیا۔ اسپر نادان معترض اعتراض کرتے ہیں۔ کہ عرش کوئی جسمانی شئے ہے جو متحرک ہوئی۔ مگر یہ ان کی اسلام سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ عرش کہتے ہیں شاہی مجلس کو چنانچہ قرآن مجید یوسفؑ کے متعلق فرماتا ہے ورفع ابویہ علی العرش یعنی یوسفؑ نے اپنے والدین کو شاہی مجلس میں پیش کیا۔ سویہاں بھی یہی معنی ہیں۔ کہ چونکہ سعد بن معاذ جیسا جلیل القدر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ایک عظیم الشان رکن تھا اسلئے اسکی وفات پر آپکی مجلس کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچا۔ اور شاہی دربار میں ایک تزلزل واقع ہؤا۔

خدا کی عظمت رسول اللہ کے قلب میں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اسلام اور خدا تعالےٰ کی عظمت اس قدر جاگزین تھی۔ کہ آپ کے ہر قول وفعل میں اسکا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے ایک شاعر کے کسی شعر کا ایک مصرع جو اس طرح ہے کفی الشیب و الاسلام بالمرء ناھیا (یعنی بڑھاپا اور اسلام دونوں انسان کو بدی سے روکنے کے لئے کافی ہیں) کو کفی الاسلام والشیب بالمرء ناھیا پڑھا اس طرح پر چونکہ مصرعہ کا وزن ٹوٹ جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ شعر تو ٹوٹتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پھر اسی طرح پڑھا۔ اس بات سے کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپؐ کو گوارا نہ ہؤا کہ بڑھاپے کا لفظ اسلام سے کسی فضیلت کے بیان کیوقت پہلے ہو۔ اسلئے آپ نے شعر کے ٹوٹنے کی پرواہ نہ کی اور شعر میں اسلام کا لفظ پہلے پڑھا۔ اور اپنے عملی نمونہ سے ثابت کردیا۔ کہ آپ کے دل میں اسلام کی عزت نے کسقدر گھر کیا ہؤا تھا۔

اسلام کا شاندار مستقبل

ایک حدیث میں وارد ہے امتی کالمطر لا یدری اولہ

خیلھا ام اخرہ یعنی میری امت بارش کی طرح ہے معلوم نہیں اسکا اول حصہ بہتر ہے یا آخری

فرمایا میرے نزدیک اسلام کی ترقی کے لیئے یہ زمانہ مسیح موعود کا اس پہلے زمانہ سے اعلیٰ ہے۔ اسکے تین وجوہ ہیں (۱) ایک وجہ تو یہ ہے کہ انسان کے دل پر کسی نیک اور اعلیٰ بات کا اثر نہیں پڑتا جب تک کہ پہلے غلط خیالوں اور لغو اعتقادات سے دل خالی نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں ان سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ ہزاروں نوجوان ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو دل سے تقلید کا خیال مٹائے ہوئے ہیں۔ اور ہر بات کو سچائی اور دلیل کے ساتھ طلب کرتے ہیں۔ پچھلی بیہودہ تقلیدیں اور بیجا دباؤ سب ان کے قلب سے دور ہو چکا ہے۔ اور سچائی کو ماننے کے لئے دل کدورتوں سے خالی ہو گئے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ آجکل حریت تامہ پیدا ہو گئی ہے۔ کوئی شخص کسی کو اس کے مذہب سے روک نہیں سکتا۔ مذہب کے ماننے یا چھوڑنے میں کوئی کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ بادشاہ سے لیکر ادنیٰ آدمی تک اپنے اپنے خیال کا پیرو ہے۔ اور ہر شخص بلا روک ٹوک ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں اپنا عندیہ ظاہر کر سکتا ہے۔ سب چپ بیٹھے سنتے ہیں۔ کوئی اسکا منہ بند نہیں کر سکتا۔ یہ حریت بھی اسلام کے حق میں مفید ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ آجکل مذاہب کی تحقیقات کے سامان اسقدر میسر آ گئے ہیں۔ کہ جن کی نظیر گذشتہ زمانہ میں ملنی محال ہے۔ ایک شخص صرف انگریزی پڑھکر تمام دنیا کے ہر چھوٹے بڑے مذہب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ سب کتابوں کے تراجم چھپ چکے ہیں۔ تار ڈاک مطبع نے وہ کام کیا ہے۔ کہ گھر بیٹھے بیٹھے تمام دنیا کے چپے چپے کے حالات سے واقف ہو سکتے ہیں اور ریل اور دخانی جہازوں اور امن نے ایسی آسانی کر دی ہے۔ کہ ہر شخص تمام دنیا میں پھر کر دوسرے لوگوں سے تبادلہ خیالات کر سکتا ہے۔ غرض کسی مذہب کی کوئی بات اس زمانہ میں چھپی ہوئی نہیں رہی۔ اسی زمانہ کی طرف اشارہ ہے۔ واخرجت الارض اثقالھا میں

سو ان تین وجوہ سے میں اندازہ کرتا ہوں۔ کہ آخر اس مذاہب کی کشتی میں اسلام غالب رہیگا اور یہ تمام سامان اسی کے غلبہ کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

یہ حریت اور یہ آسانیاں اور یہ غیر مقلدی صاف اشارہ کر رہی ہے۔ کہ جھوٹ اب سچ کے مقابلہ میں نہیں آسکتا ہے۔ اور وہ زمانہ آگیا ہے۔

کہ سچ غالب اور جھوٹ مغلوب ہو جاوے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
ضرورت زمانہ	۴ر	اسلام کی پہلی کتاب	۴ر	چولہ بابا نانک لیکچر نمبر۱	ـر
لیکچر نمبر۲	ـر	معیار حق	ـر	تعلیم الاسلام مع ضمیمہ دیرمپال	۲ر
میں مسلمان ہو گیا حصہ دوم و سوم	۴ار	ترجمۃ القرآن پ۲۷	عہ ر	ترجمۃ القرآن پ۲۸	عہ ر
ترجمۃ القرآن پ۲۹ پ۳۰ دیباچہ فی پارہ		مکتوبات احمدیہ	۸ر	اربعین	۴ر
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	خطبات کریمہ	۴ر	پرانی تحریریں حضرت اقدس کی	۲ر
الموعظۃ الحسنۃ	۲ر	سلک مروارید حصہ اول	۴ر	سلک مروارید حصہ دوم	۴ر
مجربات حصہ اول	۱۰ر	مجربات حصہ دوم	۱۰ر		
صادقوں کی روشنی	۴ر	ہسٹری آف انگلینڈ	عہ ر	البرق روشیعہ	۲ر
رسالہ گوشت خوری	۲ر	نجات	۲ر	نغمہ الکمل	۲ر
مسیح یا محمد	ـر	ظہور المسیح	۵ر		

اس کے علاوہ حضرت اقدس کی تمام کتابیں بھی معرفت دفتر تشحیذ طلب فرماویں۔

اطلاع اپنے پتے کی چٹ پڑھکر اگر کوئی غلطی ہو تو درستی کرالیں
خط و کتابت بنام مینیجر تشحیذ ہونی چاہیئے۔ کسی کا نام نہ لکھا کریں
ورنہ جواب میں دیر ہوگی۔ تو شکایت نہ کریں۔

۱۵۱۷	جناب میاں عبدالہادی صاحب	۸ر	۱۵۹۹	جناب مستری عبدالستار صاحب	عہ	۱۶۱۲	جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب	عہ
۱۵۲۴	" الہ دتہ "	عہ	۱۵۲۵	" عبدالعزیز آنریری مجسٹریٹ "	۳ر			
۱۵۸۷	" عبدالکریم "	عہ	۱۵۵۵	" ماسٹر ہدایت اللہ "	عہ	۱۶۲۱	" حاجی رحیم بخش "	عہ
۱۲۹۱	" نور احمد "	عہ	۱۵۴۰	" منشی محمد الدین "	عہ	۱۶۲۱	" عبدالرشید "	عہ
۱۳۰۹	" فتح محمد "	عہ	۱۶۱۸	" الٰہی بخش و رحیم بخش ملتان "	عہ	۱۵۱۸	" منشی حبیب الرحمٰن "	عہ
۱۳۴۳	" نذیر احمد "	ے	۱۲۹۹	" بابو برکت علی "	ے	۳۴۳	" ڈاکٹر محمد الدین "	عہ
۱۴۸۲	" میراں بخش صاحب باجوہ "	عہ	۳۴	" مولوی عبدالدین "	عہ	۳۵۱	" فضل الٰہی "	عہ
۱۵۲۵	" غلام رسول "	عہ	۷۹۸	" مولوی خدا بخش "	عہ	۶۳۵	" ماسٹر قمر الدین "	عہ
۱۳۱	" سید غلام مصطفےٰ شاہ "	عہ	۱۰۰۳	" مستری احمد الدین "	عہ	۸۲۲	" کریم الدین "	عہ
۴۲۳	" عبدالعزیز "	عہ	۳۶۹	" منشی عبدالکریم "	عہ	۹۹۵	" منشی عبدالحکیم "	عہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئیں مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے۔ اس سے بچنے کیلئے آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے۔ یہ دوا ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۸/

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہاء کا کم ہونا ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ۵/

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی ۱۶ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل مشین میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیا رکھنی چاہیے قیمت سو [illegible] کی ایک ڈبیا ۵/ ایک سے چھ ڈبیا تک محصولڈاک ۵/

درد سر دریاحی درد کی دوا

ریاحی درد [illegible] ہو جاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اسکو پانی کر دیتا ہے۔ اور ریاح جیسے ٹیس چمک پٹک [illegible] جاتے ہیں۔ اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد سر نصف سر میں ہو یا [illegible] ہو جاتا ہے اسے خاص و عام کو یہ دوا اپنے گھر میں رکھنا لازم ہے۔ قیمت [illegible] ڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۶/

[illegible] برمن نمبر ۱۰۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ